اللہ

فرض نماز کے بعد

دُعا کی اہمیّت

www.KitaboSunnat.com

مُؤلف :
سفیرِ امین ۔ داعیٔ وحدت
حکیم میاں عبدالرحمٰن عثمانی

۲
ف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ....

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد اپ لوڈ (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیہ ☆

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یامادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یادیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی وشرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

- نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

kitabosunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فرض نماز کے بعد دُعا کی اہمیت

مصنف

سفیرِ امن داعیِ وحدت
حکیم میاں عبد الرحمن عثمانی
(گولڈ میڈلسٹ امن ایوارڈ یافتہ)

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

کتاب---فرض نماز کے بعد دعا کی اہمیت **مصنف**----حکیم عبد الرحمن عثمانی

کمپوزنگ ---کمپیوٹر کلاسک، گوجرانوالہ **ناشر**--والی کتاب گھر چوک اردو بازار گوجرانوالہ

تعداد ------ ایک ہزار **قیمت** ------

---- ملنے کے پتے ----

☆ والی کتاب گھر - چوک اردو بازار گوجرانوالہ 233089

☆ حسین کلینک - چاندنی چوک ماڈل ٹاؤن گوجرانوالہ 44982

☆ مولوی محمد اسلم امیر جامع مسجد محمدی اہلحدیث وڈالہ سندھواں
پسرور روڈ تحصیل ڈسکہ گوجرانوالہ

☆ نیز ہر شہر کے معیاری بک سٹال سے کتاب دستیاب ہے۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

نمبر شمار	تفصیل	صفحہ نمبر
1-	اِنتساب	3
2-	تقاریظ-تبصرے	4
3-	خطبۃ الکتاب	24
4-	ابتدائیہ	26
5-	اہمیت وفضائل دعا	33
6-	فرض نماز کے بعد دعا کی قبولیت	34
7-	''دُبر'' سے کیا مراد ہے؟	35
8-	دُعا میں ہاتھ اٹھانا	40
9-	بیت الخلاء سفر وغیرہ کی دعاؤں میں ہاتھ نہ اٹھانا	47
10-	تشہد کی دعاؤں میں ہاتھ اٹھانا	50
11-	فرض نماز کے بعد دعا میں ہاتھ اٹھانا	51
12-	ضعیف روایات سے استدلال	53
13-	اجماعِ امت	61
14-	چند سوالات	62
15-	دلائل اجتماعی دعا	65
16-	نبیؐ اور صحابہؓ کی نماز کے بعد اجتماعی دعا	68
17-	نماز وتر میں دعا کا طریقہ	69
18-	نماز کے بعد دعا نہ مانگنے کے نقصان دہ نتائج	71
19-	مولانا داؤد غزنویؒ اور دعا	72
20-	گفتگو کے نتائج	73
21-	کسی کی درخواست کے بغیر امام دعا کرا سکتا ہے؟	74
22-	جلسے درس یا اجتماع کے اختتام پہ دعا	76
23-	دُعا کے بعد ہاتھوں کا چہرے پہ پھیرنا	79

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انتساب

میں اپنی اس عاجزانہ، حقیرانہ
بتوفیقِ الٰہی کاوش کو اُس عظیم ہستی کے نام کرتا ہوں
جنہوں نے مجھ مسکین، فقیرِ ضعیف کو شرک و بدعت
اور شخصیت پرستی کی دلدل سے نکال کر توحید و سنت کے
گلستاں میں لا کھڑا کیا۔ وہ ذاتِ گرامی قدر جو بیک وقت علوم
دین و شریعت کے ساتھ ساتھ رُوحانیت و تصوف میں بھی بلند
مرتبت تھے۔ یعنی مفکرِ اسلام، ولی کامل، لسان العصر،
محقق و مورّخ، شیخ القرآن والحدیث، نابغہ روزگار
، مشفق و مربی، استادِ گرامی

حضرت علامہ **بشیر الرحمٰن سلفی**

رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ واسعۃ

اللهم اغفرله ورحمه اللهم نور مرقده
اللهم اجعل قبره روضة من رياض الجنة
آمین یا رب العالمین۔

126

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تقاریظ وتبصرے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شخصیات پہ چلتا پھرتا انسائیکلو پیڈیا'

نامور محقق' مورّخ' مصنف' ادیب' عالم دین

مولانا محمد اسحٰق بھٹی مدظلہ العالی

پروفیسر حکیم عبدالرحمٰن عثمانی کو اللہ تعالیٰ نے بہت سی خوبیوں سے نوازا ہے۔ وہ طبیب بھی ہیں' خطیب بھی ہیں' عالم دین بھی ہیں' مقرر بھی ہیں' لیکچرار بھی ہیں اور تحریر کا ذوق بھی رکھتے ہیں۔ نوجوانی کے دور میں ہی اللہ تعالیٰ نے ان کی ذات میں بہت سے اوصاف جمع فرما دیئے ہیں۔ زیر نظر کتاب ان کی اہم تصنیفی کاوش ہے اس کتاب میں انہوں نے اس مسئلے پر بحث کی ہے کہ ''نماز کے بعد بارگاہ الٰہی میں ہاتھ اٹھا کر دُعا مانگنے کی شرعی حیثیت کیا ہے''۔

فاضل مصنف نے احادیث رسول (ﷺ) کی روشنی میں ثابت کیا ہے کہ ''نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دُعا مانگنی چاہیے اور اپنی جائز ضرورتوں کی تکمیل کے لئے دربارِ خداوندی میں نہایت عجز وانکسار کے ساتھ التجا کرنی چاہیے۔

بعض حضرات کو اس سے اختلاف ہے ان کا فرمان ہے کہ ساری نماز ہی دُعا ہے۔ سلام پھیرنے کے بعد ہاتھ اُٹھا کر اجتماعی طور سے دعا مانگنے کی ضرورت نہیں۔ ہاتھ اُٹھا کر دعا مانگنا بدعت ہے۔

علمائے کرام سے جھگڑنا اور ان کے مقابلے میں محاذ قائم کرنا ہمارا شیوہ نہیں ۔ ہم تو ان کے افکارِ عالیہ سے استفادہ کرتے ہیں اور ہم نے ان کی حیات مبارکہ کے تابناک پہلوؤں کو اجاگر کرنے کے لئے اپنے آپ کو وقف کر رکھا ہے۔ چنانچہ ہماری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کئی کتابیں اس موضوع پر مشتمل ہیں جو چھپ چکی ہیں۔

ہم ان حضرات کی خدمت میں جو ہاتھ اُٹھا کر دعا مانگنے کے قائل نہیں ہیں نہایت اَدب کے ساتھ عرض کریں گے کہ وہ اپنا موقف اتنے سخت الفاظ میں بیان نہ فرمائیں اور بات کو بدعت اور ضلالت اور جہنم تک نہ پہنچائیں۔ بے شک بہت بڑے عالم ہوں گے۔ محقق، مدرس، خطیب اور مفتی ہوں گے۔ لیکن اتنے بہت سے اعزازات کے حاصل ہونے کا یہ مطلب تو نہیں ہونا چاہیے کہ اتنی سی بات پر کہ کسی نے ہاتھ اُٹھا کر اللہ تعالیٰ سے دعا کیوں مانگی ہے اسے بدعت تک پہنچا دیں اور پھر اس کی گردن پکڑ کر اسے جہنم میں دھکیل دیں۔ اس قسم کا رویہ اختیار کرنا اور اس قدر تشدد پر اتر آنا ہمارے جیسے گناہ گاروں کے خیال میں علمائے حق کی شان سے مطابقت نہیں رکھتا۔

بات کہنے اور اپنے نقطہ نظر کی وضاحت کرنے کے بہت سے ڈھنگ اور بہت سے اسلوب ہیں۔ سخت سے سخت بات نرم الفاظ میں بھی کہی جا سکتی ہے اور نرم سے نرم بات کے لئے سختی کا مظاہرہ بھی کیا جا سکتا ہے۔ لیکن علماء کرام کا فرض ہے کہ وہ اس قسم کے شرعی مسائل میں اپنا موقف بیان کرتے وقت ایسا اسلوب اختیار فرمائیں کہ اپنی تحقیق بھی بیان کر دیں اور کسی کو جہنم کی راہ بھی نہ دکھائیں۔ علمائے دین کا فریضہ لوگوں کو جنت کی راہ پر لگانے کی کوشش کرنا ہے انہیں دوزخ کے دروازے پر پہنچانے کی مہم چلانا نہیں۔

ہمارے بعض علمائے عالی مقام اور ان کے لائق اکرام متبعین نے کچھ عرصے سے بعض مسائل سے متعلق ایسا رویہ اختیار فرما رکھا ہے کہ جیسے یہی مسائل اسلام کا ستون اور دین کی اساس ہیں ان میں ایک اہم مسئلہ ان کے نزدیک یہ ہے کہ ہاتھ اُٹھا کر دُعا نہ مانگی جائے۔

ان اصحابِ تکریم حضرات کو معلوم ہونا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ سے دُعا مانگنے کا طریقہ یہی ہے کہ اس کے حضور کمال عاجزی اور الحاح کے ساتھ ہاتھ اٹھائے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جائیں- اور اپنی حاجتیں پیش کی جائیں-

دوسرا مسئلہ جسے ان معززین نے بہت زیادہ اہمیت کا حامل سمجھ رکھا ہے یہ ہے کہ اجتماعی دُعا نہ مانگی جائے- انفرادی مانگی جائے- ہم ان بزرگان بلند و مرتبت کی خدمت میں ادب واحترام کے تمام تقاضوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے عرض کریں گے کہ یہ کس حدیث میں لکھا ہے کہ لوگو! اجتماعی دُعا نہ کرو' انفرادی دُعا کرو- یعنی اکٹھے ہوکر اللہ سے کچھ نہ مانگو اگر مانگے بغیر چارہ نہیں تو اکیلے اکیلے مانگو-

تیسرا مسئلہ ننگے سر نماز پڑھنے کا ہے- اللہ کے فضل سے اس فقیر کو بہت علمائے کرام کی خدمت میں حاضر ہونے انہیں سلام عرض کرنے اور ان سے استفادہ کرنے کی سعادت حاصل ہوئی ہے اگر میں یہ کہوں کہ موجودہ علمائے کرام کی نسبت اس فقیر کو اللہ نے کہیں زیادہ علماء کی صحبت وزیارت کے مواقع فراہم کئے ہیں تو غلط نہ ہوگا- لیکن ہم نے نہ کسی عالم کو ننگا سر نماز پڑھتے دیکھا ہے اور نہ کبھی ان کی زبان سے لوگوں کو ننگے سر نماز پڑھنے کی تلقین کرتے ہوئے سنا ہے- بلکہ ہمارا مشاہدہ یہ ہے کہ وہ اپنے شاگردوں کو ننگے سر نماز پڑھتے یا ننگے سر چلتے پھرتے دیکھتے تو انہیں سخت کوفت ہوتی تھی بلکہ وہ انہیں اس سے سختی کے ساتھ روکتے تھے-

اب کچھ عرصے سے دیکھا جا رہا ہے کہ امام نماز پڑھا رہا ہے اور مقتدیوں کی پوری صف اس کے پیچھے ننگے سر کھڑی ہے- دینی مدارس کے نوجوان طلبا . بلکہ مدرسین اور جماعت اہلحدیث کے بعض عہدے دار ننگے سر گلیوں اور بازاروں میں گھوم رہے ہیں- شرعی مسئلے سے قطع نظر بھی یہ حرکت اہل علم کے وقار کے منافی ہے- داڑھی والا یا عالم شخص ننگے سر گھومتا یا نماز پڑھتا ہوا اچھا نہیں لگتا-

ہمیں علمائے کرام کی نزاکت پسند طبائع کا بہت احساس ہے اور ان کے جماعتی مناصب کا بھی بے حد خیال ہے اس لئے ان کی خدمت میں اس سے سوا کچھ عرض نہیں کرسکتے - البتہ یہ ضرور گزارش کریں گے کہ اگر وہ اس کتاب کا غور اور توجہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے مطالعہ فرمائیں گے تو صحیح صورت حال واضح ہو جائے گی۔

محمد اسحاق بھٹی

اسلامیہ کالونی ۔ ساندہ ۔ لاہور

۵۔ جولائی ۲۰۰۱ء

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

شمس العارفین زبدۃ السالکین حضرت مولانا

حافظ محمد یحییٰ عزیز میر محمدی دامت برکاتہم

(سرپرست اعلیٰ متحدہ جمعیت اہلحدیث)

دعا بعد نماز کے بارے میں بعض لوگ یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی اور کچھ یہ کہنا شروع ہو گئے ہیں کہ یہ دعا بدعت ہے۔عثمانی صاحب نے درمیانہ راستہ اختیار کیا ہے اور اس کیلئے سوال و جواب کے انداز میں یہ کتاب تحریر فرمائی ہے۔اس طرح یہ عام فہم اور دلچسپ ہو گئی ہے۔پڑھنے والا چاہتا ہے کہ مکمل کئے بغیر نہ چھوڑوں دلائل مضبوط ہیں اور انہوں نے ثابت کیا ہے کہ دعا بعد نماز سنت رسول ﷺ ہے۔

اللہ کریم اس محنت کو قبول فرمائے اور مسلمانوں کو اپنے رب سے زیادہ سے زیادہ دعائیں کرنے کی توفیق بخشے۔آمین۔

محمد یحییٰ عزیز میر محمدی

مرکز البدر۔ بھائی پھیرو۔ قصور

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت مولانا معین الدین لکھوی حفظہ اللہ

(سابقہ ایم این اے) امیر متحدہ اہلحدیث پاکستان۔ رئیس جامعہ محمدیہ اوکاڑہ

دُعا اصل عبادت ہے مگر کچھ لوگ خواہ مخواہ غلو کا شکار ہیں۔ کچھ لوگ فرض نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دُعا مانگنا بدعت قرار دیتے ہیں۔ کچھ لوگ فرض نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دُعا مانگنا ضروری (فرض) قرار دیتے ہیں۔ میرے نزدیک دونوں قسم کے لوگ جہالت اور غلو کا شکار ہیں۔

دُعا اصل عبادت اور افضل عبادت ہے اس پر کوئی پابندی لگانا جائز نہیں۔ جس وقت کوئی چاہے۔ جب چاہے۔ جس طرح چاہے دُعا کرے۔ انفرادی دُعا یا اجتماعی دُعا اس پر کوئی مثبت یا منفی پابندی کا کوئی جواز نہیں۔ فرض نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دُعا بغیر ہاتھ اٹھائے دعا' انفرادی دُعا' اجتماعی دُعا ہر صورت نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔

میرے نزدیک صرف کسی ایک وقت میں صرف ایک طریقے سے دُعا کرنے کو ضروری سمجھنا صحیح نہیں اور اس کے برعکس فرض نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر سب نمازیوں کا مل کر دُعا کرنا بدعت نہیں ہے اور نہ ہی اسے بدعت کہنا کسی صورت درست ہے۔

اس موضوع پر اگر وقت ملا تو انشاء اللہ سیر حاصل گفتگو کروں گا۔

معین الدین لکھوی

جامعہ محمدیہ اوکاڑہ

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بقیۃ السلف فضیلۃ الشیخ

حضرت مولانا سلیم اللہ عزیز اعوان دامت برکاتہم العالیہ

چشم وچراغ خانوادہ' ولی کامل صوفی غلام رسولؒ صاحب قلعہ میاں سنگھ والے

جب الجھنے لگے ہر رشتہ تدبیر ترا جب لوگ تجھ سے بگڑنے لگیں بے جرم وقصور
جب نشانے سے رہے دور ہر ایک تیر ترا ہر طرف سے تجھے جب گھیرلیں آفات و شرور
الغرض جب ہو زمانے کی ہوا تیرے خلاف چھوڑ پر دائے کواکب نہ ہو پابند فلک
جب ہو سب دائرہ ارض و سما تیرے خلاف ہاتھ اٹھا بہر دعا پیش خداوند فلک

جناب رسولِ کریم ﷺ کی بعثت سے قبل معاشرہ جہالت و نادانی' اوہام و خرافات اور دجل و تلبیس کا شکار ہو چکا تھا- اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات سے مکمل ناواقفیت اور بے خبری کا دور دورہ تھا- معرفت الٰہی کا تصور قلوب واذہان سے محو ہو چکا تھا-مخلوق نے اپنے خالق حقیقی کے ساتھ اس کی مخلوق کو شریک بنا دیا تھا- اللہ تعالیٰ کی بہت سی صفات خاصہ اور کمالاتِ الوہیت کو اس کی مخلوقات میں سمو دیا تھا- جاہلیت کی بیشتر گمراہیوں' محرومیوں اور خدا ناشناسیوں کا سرچشمہ یہی کمزوری تھی اور اس کا نتیجہ کھلی گمراہی' نفس پرستی اور بت پرستی اور شرک جلی کی صورت میں برآمد ہوا- گویا خالق اور مخلوق' عبد اور معبود کا حقیقی تعلق نہایت کمزور' افسردہ و پژمردہ اور بے روح ہو چکا تھا- معاً رحمت حق جوش میں آئی اور اپنے بندوں کی صلاح و فلاح کے لئے عبداللہ کے دُرِ یتیم حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو بصورت احسان عظیم پیغمبر بنا کر مبعوث فرمایا- **لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ**- جہاں انہوں نے گم گشتہ راہِ انسانیت کو کفر و شرک کی نجاستوں سے پاک کیا وہاں بندگانِ خدا کو ذکرِ الٰہی اور دُعا کے کارآمد ہتھیار سے مردہ دلوں کو جلا بخشی- **الدعا رد القضا** اور **الدعاء هو العباده**'

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الدعاء مخ العبادہ ' الدعا سلاح المومن کا مژدہ سنا کر پژمردہ و افسردہ بندگان خدا کو عبد و معبود' خالق اور مخلوق کے رشتہ کو نہ صرف راہ استحکام پر گامزن فرمایا بلکہ اس تعلق کو دوام بخشا - ذکر الٰہی اور دعا کے فضائل اور منافع بیان فرمائے - اسرار و حکم کی نقاب کشائی فرمائی اور دعا کو دین اسلام کا ایک مستقل شعبہ بنا دیا - انسانی زندگی اور اس کی ضروریات کا کونسا گوشہ تشنہ تکمیل رہا جس کے لئے آپ ﷺ کی رہنمائی موجود نہ ہو اور دعا کے ساتھ احیاء و تجدید اور اس کی ترقی و تکمیل نہ فرمائی ہو؟

نبی اکرم ﷺ نے محروم و محجوب انسانیت کو دوبارہ دعا کی دولت عطا فرمائی اور بندوں کو اپنے معبود حقیقی سے ہمکلام کر دیا - اور گم گشتہ راہ بندہ خدا پھر اپنے خالق و مالک کے آستانہ کی طرف یہ کہتا ہوا واپس لوٹا -

بندہ آمد بردرت بگریختہ آبروے خود بہ عصیاں ریختہ

یا کریم العفو ستار العیوب انتقام از ما مکش اندر ذنوب

بارگاہ ایزدی میں دست دعا دراز کرنے کا مسئلہ "اجماع امت" ہے - مسلمانوں کا ہر فرقہ اہلحدیث' دیوبندی' بریلوی وغیرہ شروع ہی سے انفرادی و اجتماعی دعا کا قائل و فاعل رہا ہے اور اب تک بھی ہے - شومئی قسمت موجودہ دور کے کچھ کج فہم ناقص العلم لوگوں نے (جن کے بارہ میں نبی ﷺ نے فرمایا تھا قیامت کے قریب (علامت قیامت) نوجوان منبر و محراب کے وارث بن جائیں گے خود بھی گمراہ ہوں گے اور لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے) دعا کے متعلق ایک طوفان کھڑا کر رکھا ہے اور اپنے اسلاف کی عزت و ناموس کو برباد کرنے کا ٹھیکہ لے رکھا ہے (یہ ہیں منکرین دعا از بارگاہ رب جلیل و کریم کے) اللہ کا واضح ارشاد ہے - **ادعونی استجب لکم ان الذین یستکبرون عن عبادتی سید خلون جھنم**

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

داخـریـن -اور نبی اکرم ﷺ نے الدعا ھوالعبادۃ کی تشریح اسی آیت کریمہ سے فرمائی -اللہ سے دعا نہ کرنا تکبر ہے- اور متکبر اللہ کی نظر رحمت سے محروم ہوتا ہے- اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ دعا بہت بڑا عمل' اور قدیم سے علماء ومشائخ اور اسلاف صالحین کا طریقہ چلا آ رہا ہے- فلاں فلاں بزرگ' علماء و آئمہ کا یہی عمل رہا ہے تو منکرین دعا کہتے ہیں ہم ان بزرگوں' علماء، آئمہ کے مقلد نہیں--- جبکہ حقیقت یہ ہے کہ ہمیں تقلید کا طعنہ دینے والے خود حافظ عبدالمنان نور پوری اور عبدالسلام بھٹوی وغیرہ کی تقلید میں دعا چھوڑ رہے ہیں- یعنی ہم ہوئے مقلد اور یہ غیر مقلد---

تلك اذا قسمة ضيزىٰ-

اللہ کی نظر رحمت سے محروم چند لوگوں کا شوروغوغا دیکھ اور سن کر مولانا عثمانی صاحب جو جواں سال صاحبِ علم اور صاحب بصیرت ہیں- انہوں نے خیر خواہی کے جذبہ کے پیش نظر اور ''دعا'' کے متعلق اعتراضات کا نہایت عمدہ انداز میں رد کیا ہے بلکہ ''دعا'' کے فضائل وفوائد کو احادیث صحیحہ سے ثابت کیا ہے- اس لئے شاید کہ اتر جائے تیرے دل میں مری بات- دعا ہے اللہ تعالیٰ مولانا عثمانی صاحب کی کاوش کو شرف قبولیت سے نوازے اور عوام کے لئے نفع بخش بنادے- اللہ کریم مولانا کے علم و عمل میں برکت فرمائے- آمین-

فقیر الی اللہ سلیم اللہ اعوان (قلعہ میاں سنگھ)

خطیب جامع مسجد مرکزی عیدگاہ

حافظ آباد روڈ - گوجرانوالہ

۵-٦-۲۰۰۱ء

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیخ الحدیث مولانا عبدالحلیم صاحب

حفظ اللہ صدر مدرس جامعہ محمدیہ اوکاڑہ

کچھ عرصہ سے نماز کے بعد دعا کرنے یا نہ کرنے کے متعلق جماعتی احباب اور علماء کرام میں ایک بحث جاری ہے۔ مخالف وموافق کے دلائل اگرچہ ہر ایک کے پاس موجود ہیں اور جماعتی اخبارات میں شائع بھی ہوتے رہتے ہیں۔

نفس مسئلہ کو علمی انداز میں سمجھنے اور سمجھانے کے لئے ضرورت تھی کوئی صاحب قرآن وحدیث کے دلائل سامنے رکھ کر مجتہدانہ طریق سے مسئلہ پر بحث کرے۔ چنانچہ فضیلۃ الشیخ مولانا معین الدین لکھوی حفظ اللہ نے کچھ عرصہ قبل ابتدائی کام کیا تھا جو کہ عدم فراغت کی بناء پر پایہ تکمیل کو نہ پہنچ سکا۔ اب یہ کام مولانا پروفیسر حکیم میاں عبدالرحمٰن عثمانی صاحب نے بطریق احسن سرانجام دیا ہے۔

اس موضوع پر پروفیسر عثمانی کی علمی تحقیق پر مبنی کتاب نظر سے گزری اور چیدہ چیدہ مقامات کا مطالعہ کرنے سے کتاب کی افادیت کا قائل ہونا پڑا۔ انہوں نے علمی انداز میں کتاب وسنت سے مسئلہ دعا کے جواز کو ثابت کیا ہے اور منکرین دعا کا علمی جائزہ لیتے ہوئے مثبت طریق سے ان کا رد کیا ہے۔ انشاء اللہ اس کتاب کے اچھے اثرات مرتب ہوں گے اور لوگ اس سے زیادہ سے زیادہ استفادہ کریں گے۔

عبدالحلیم۔ صدر مدرس

جامعہ محمدیہ اوکاڑہ

۲۷-۷-۲۰۰۱

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیخ الحدیث والتفسیر بقیۃ السلف

حضرت مولانا عبدالرشید حفظ اللہ صاحب مجاہد آبادی

خطیب مرکزی جامع مسجد اہلحدیث مجاہد آباد شیخ الحدیث - جامعہ ریاض القرآن مجاہد آباد مغل پورہ لاہور

میں نے اس کتاب کا اوّل و آخر بغور مطالعہ کیا اور اسے نہایت مفید اور پر اثر پایا - اپنی جامعیت کے اعتبار سے مضمون بھی قابل تعریف ہے - نفس مسئلہ کو نہایت اچھے انداز سے بیان کیا گیا ہے -

نوجوان مصنف نے قابل ستائش محنت کی ہے - میں اس کتاب اور موقف سے من وعن اتفاق کرتا ہوں - انشاء اللہ یہ کتاب بہت سے افراد کی اصلاح کا باعث بنے گی - لوگ اسے پڑھ کر یقیناً فائدہ اٹھائیں گے -

میرا مشورہ ہے کہ جس طرح یہ تحریر نہایت خوبصورت اور عمدہ ہے - اسی طرح اس کی طباعت' جلد بندی اور سرورق خوبصورت' جاذب نظر اور پُرکشش ہونا چاہیے تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کی توجہ اور اصلاح کا باعث بنے -

عبدالرشید مجاہد آبادی

صدر مدرس جامعہ ریاض القرآن

مجاہد آباد - لاہور ۲۰۰۱-۱۱ - ۵ - ۵

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

فضیلۃ الشیخ حضرت مولانا حافظ محمد عثمان مدنی حفظ اللہ فاضل مدینہ یونیورسٹی

نائب شیخ الحدیث مدرسہ تدریس القرآن والحدیث سنت نگر لاہور

ان الحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علی محمد رسول اللہ وبعدہ

بندہ کی کافی عرصہ سے یہ خواہش و آرزو ہے کہ دعا بعد از نماز جیسے اہم

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موضوع پر مختصر تحریری مضمون پیش کروں لیکن عدم فرصت ہمیشہ مانع رہی - اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے یہ کام بڑے اچھے انداز سے بھائی پروفیسر حکیم عبدالرحمن عثمانی صاحب نے کر دیا ہے- اللہ تعالیٰ ان کو زیادہ سے زیادہ ایسے علمی کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے- آمین-

ان کا رسالہ پڑھ کر دل باغ باغ ہوگیا- رب کریم اس تحریر سے بہت سے گمراہ لوگوں کو ہدایت نصیب فرمائے- آمین- اور اللہ تعالیٰ ان کو بھی صراط مستقیم اور سبیل المومنین پر واپس آنے کی توفیق دے جو شذوذ کا شکار ہو گئے ہیں-

مجھے اس بات میں کوئی تامل نہیں ہے کہ وہ لوگ بظاہر عالم ہونے کا دعویٰ کرر ہے ہیں- حقیقت میں اہل الظاہر والشذوذ کے پردے میں لوگوں کے دین سے متنفر ہونے کا سبب بن رہے ہیں- اور درس دے رہے ہیں-

بنیادی طور پر یہ لوگ قرآنی آیات کی مخالفت کرر ہے ہیں جس کی بناء پر یہ کسی نظم کے ساتھ نہیں ہیں- جن کے بارے میں قرآن مجید کی بے شمار آیات اور بیشتر احادیث اس قسم کی زندگی پر سخت ترین وعید سنا رہی ہیں- لیکن ہمیں اپنے تصور اور اپنی رائے کو بدلنے کی توفیق نہیں- بلکہ شیطان کی طرح اڑے ہوئے ہیں-

اللہ تعالیٰ ہمیں قران مجید' نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے واضح فرامین اور عمل کے مطابق اپنی زندگیاں گزارنے کی توفیق عطا فرمائے- آمین-

دعا گو- حافظ محمد عثمان مدنی

نائب شیخ الحدیث مدرسہ تدریس القرآن والحدیث

سنت نگر- لاہور- ۲۰۰۱-۶-۳۰

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تقریظ از قلم مفکر اسلام حضرت العلامہ جامع علوم عقلیہ ونقلیہ استاذ الاساتذہ شیخ الحدیث والتفسیر مولانا عبدالحمید صاحب مدظلہ العالی صدر مدرس

جامعہ محمدیہ اہلحدیث جی ٹی روڈ گوجرانوالہ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم!

قرآن وحدیث کی نصوص صریحہ صحیحہ سے دعا کی اہمیت واضح ہے یہ بھی ثابت ہے کہ انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام سے ہر ایک کو اللہ تعالیٰ نے ایک ایک دعا کی اجازت مرحمت فرمائی اور ساتھ ہی قبولیت کا یقین دلایا نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہر نبی نے اپنی دنیاوی زندگی میں اپنا حق استعمال کرتے ہوئے کوئی نہ کوئی دعا فرمائی - اللہ تعالیٰ نے اسے شرف قبولیت سے نوازا مگر میں نے اپنا حق آخرت کیلئے محفوظ رکھا ہوا ہے اپنی امت کیلئے اسے بطور سفارش استعمال کروں گا - قرآن مجید میں جابجا سابقہ انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کی دعاؤں کا تذکرہ موجود ہے - حدیث میں نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے - **الدعاء مخ العبادة** - دعا عبادت کا مغز ہے اور یہ بھی ارشاد موجود ہے - **الدعا هي العبادة** - دعا ہی عبادت ہے - نماز کے لئے عربی لفظ صلوۃ ہے یہ بھی دعا کے معنی میں استعمال ہوتا ہے نماز کو صلوٰۃ اسی لئے کہا جاتا ہے کہ یہ دعا پر مشتمل ہے - سورۃ فاتحہ میں اھدنا الصراط المستقیم آخر تک دعا ہے رکوع میں اور اس کے بعد سجدوں میں اور ان کے درمیان ادعیہ ماثورہ کا تذکرہ موجود ہے - آخری تشہد میں دعائیں ہیں - گویا پوری نماز دعاؤں پر مشتمل ہے - قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے - **قال ربكم ادعوني استجب لكم ان الذين يستكبرون عن عبادتي سيدخلون في جهنم داخرين** -

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمہارے رب کا ارشاد ہے کہ مجھے پکارو میں تمہاری پکار کو قبول کروں گا جو لوگ میری عبادت (مجھے پکارنے سے) تکبر کرتے ہیں جہنم میں ذلیل وخوار ہو کر داخل ہوں گے اسی آیت کی تفسیر حدیث میں اس طرح آتی ہے---**اذا لم یسئل بغضب-** جب اللہ تعالیٰ سے نہ مانگا جائے تو وہ ناراض ہو جاتا ہے اسی بناء پر پوری امت مسلمہ چاہے اہلحدیث ہیں یا دیوبندی یا بریلوی فرض نمازوں کے بعد اجتماعی اور انفرادی دعا کے قائل فاعل چلے آرہے ہیں پوری امت کا یہ تعامل تواتر سے ثابت ہے اور کسی دور میں بھی یہ متنازعہ مسئلہ نہیں رہا اور نہ ہی کسی بھی وقت اسے زیر بحث لایا گیا محض اس لئے کہ اللہ تعالیٰ سے مانگنا اور اس کے سامنے ہاتھ پھیلانا مستحسن عمل ہے- چاہے اجتماعی ہو یا انفرادی ہر دونوں صورتیں' قرآن وحدیث میں ان کا ثبوت موجود ہے- عیدین کی نمازوں میں ایسی عورتوں کو بھی عیدگاہ میں جانے کا حکم ہے جو نماز پڑھنے کے قابل نہیں تاکہ مسلمانوں کی اجتماعی دعا میں شریک ہو سکیں نماز استسقاء میں اجتماعی دعا سب کے سامنے ہے نماز جنازہ اور میت کو دفن کرنے کے بعد قبر پر اجتماعی دعا کا شاید ہی کوئی منکر ہو عرفات ومنیٰ وغیرہ کے مقامات پر اجتماعی دعا تواتر سے ثابت ہے- اسی طرح فرض نمازوں کے بعد دعا کی قبولیت کا مقام ہے- آپ سے متعدد ادعیہ ماثورہ ثابت ہیں اور آپ سے فرض نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا بھی ثابت ہے ان نصوص صریحہ صحیحہ کے پیش نظر اکابر علماء اہلحدیث کا ہمیشہ سے یہ معمول رہا ہے-

کہ فرض نماز کے بعد اجتماعی دعا کرتے تھے مجھے حضرت مولانا سید محمد داؤد غزنویؒ- حضرت مولانا محمد اسماعیلؒ صاحب سلفی- حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی- حضرت مولانا حافظ عبداللہ صاحب محدث روپڑی وغیرہم کی اقتداء میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بارہا نماز پڑھنے کا شرف حاصل ہوا ہے۔ یہ سب حضرات فرض نماز کے بعد اجتماعی دعا پر کاربند تھے مقام افسوس ہے کہ گزشتہ چند سالوں سے چند نوخیز علمائے کرام نے یہ شور وغل مچا رکھا ہے کہ فرض نماز کے بعد اجتماعی دعا بدعت ہے دلیل یہ دیتے ہیں کہ احادیث میں اجتماعی دعا کا تذکرہ نہیں ان کی خدمت میں گزارش ہے کہ **کسی چیز کے عدم ذکر سے اس کا عدم لازم نہیں آتا** جبکہ کتب احادیث میں فرض نمازوں کے بعد آپ ﷺ سے متعدد دعائیں منقول ہیں اور آپ ﷺ سے ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا بھی ثابت ہے یہ کس طرح ممکن ہے کہ آپ ﷺ افضل ترین عبادت (دعا) میں مشغول ہوں اور صحابہ کرامؓ اس سے الگ تھلگ رہے ہوں۔ دیکھئے نماز میں مختلف مقامات پر نبی کریم ﷺ سے متعدد دعائیں ثابت ہیں۔ صحابہ کرامؓ سے ان کے پڑھنے کا کوئی تذکرہ نہیں۔ کیا اس سے یہ الزام آئے گا کہ صحابہ اکرامؓ وہ دعائیں نہیں پڑھتے تھے۔ ہرگز ایسا نہیں ہوسکتا۔ حدیث میں آتا ہے کہ نبی کریم ﷺ **سمع الله لمن حمده** -کہہ کر- **ربنالك الحمد حمدا كثيرا** -- الخ- دعا پڑھتے تھے- صحابہ کرامؓ سے دونوں کے پڑھنے کا کوئی تذکرہ نہیں۔ کیا اس سے یہ لازم آئے گا کہ وہ ان کلمات کی ادائیگی سے محروم رہے ہیں؟ موجودہ دور کے چند نوخیز علماء کرام کے علاوہ پوری امت مسلمہ کا فرض نمازوں کے بعد اجتماعی وانفرادی دعا پر اتفاق ہے۔ کسی وقت یہ حدیث نظر سے گزری ہے۔ **ماراه المومنون حسنا فهو عند الله حسن** -جس چیز کو اہل ایمان اچھا سمجھیں وہ عنداللہ بھی حسن ہے فی الحال اس کی سند کے متعلق کچھ کہنا مشکل ہے۔ تاہم دوسری صحیح حدیث سے اس کی تائید ہوتی ہے۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے۔ **لن**

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تجتمع امتی علی الضلالته - میری امت گمراہی پر ہرگز جمع نہیں ہوگی۔ پاک و ہند میں حضرت مولانا سید نذیر حسینؒ محدث دہلوی سے قبل اور بعد اکابر علمائے اہلحدیث کا فرض نمازوں کے بعد اجتماعی دعا پر تعامل اجماع کی حیثیت رکھتا ہے۔

یہ وہ اہل علم تھے جن کی ثقاہت علمی مسلمہ ہے۔ ان کے مقابلہ میں ہماری حیثیت صفر کے برابر ہے۔ ان کے بارے میں یہ تاثر قائم کرنا کہ معاذ اللہ وہ بدعت کے مرتکب رہے ہیں۔ بہت بڑی جسارت ہے۔ **کبرت کلمة تخرج من افواھم ان یقولون الا کذبا** - علمائے امت کے پیش نظر ہمیشہ یہ مصلحت کارفرما رہی ہے کہ عوام الناس ادعیہ ماثورہ سے ناآشنا ہوتے ہیں۔ امام کے ساتھ دعا میں شرکت سے (آمین) کہہ کر افضل ترین عبادت (دعا) میں شریک ہوسکیں گے۔ قرآن مجید میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا کا تذکرہ ہے۔ آگے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ **قد اجیبت دعوتکما** - موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام تم دونوں کی دعا کو شرف قبولیت سے نوازا گیا ہے۔ حالانکہ دُعا صرف موسیٰ علیہ السلام کی تھی۔ لیکن اس پر ہارون علیہ السلام کے (آمین) کہنے سے دونوں کی دعا قرار پائی۔ نماز کے بعد اجتماعی دعا کا یہ بھی فائدہ دیکھنے میں آیا ہے۔ کہ نماز سے سلام کے بعد عوام امام کی دعا تک ذکر و اذکار میں مشغول رہتے دعا میں شرکت کے بعد گھروں کو جانیکی کوشش کرتے تھے لیکن بے جا بدعت کی رٹ نے یہ وقت دکھایا ہے۔ کہ سلام پھیرتے ہی لوگ مسجد سے بھاگ نکلتے ہیں۔ آہستہ آہستہ ذکر و اذکار کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کے قریب ہونے کی بجائے اسکے ترک سے دور ہوتے چلے جارہے ہیں۔ (بشکریہ روح عبادت الدعا)

العبد۔ عبدالحمید

مدرس۔ جامعہ محمدیہ گوجرانوالہ

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بقیۃ السلف حضرت مولانا خالد گرجاکھی مدظلہ العالی

فرض نمازوں کے بعد جو شخص وقت قبولیت کی بنا پر دعا مانگ لیتا ہے اس کا استدلال حدیث نبوی ﷺ ہے۔

اللہ پاک فاضل مصنف کے علم میں برکت عطا فرمائے - انہوں نے فرض نمازوں کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنے کے حدیثی دلائل نہایت وضاحت سے بیان کر دیئے ہیں۔ انداز بہت بہتر ہے۔

نیز اعتراض کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ سمجھ عطا فرمائے۔

(مولانا) خالد گرجاکھی

(نوٹ:- چونکہ علماء کرام سے اپنی اس کتاب کی تعریف کروانا مقصود نہ تھی بلکہ نفس مسئلہ کی تائید مطلوب تھی۔ لہذا مولانا عبدالحمید صاحب اور مولانا خالد گرجاکھی صاحب کے تبصرے استادِ گرامی کی کتاب روح عبادت الدعا سے حاصل کر کے یہاں شامل کر دیئے گئے ہیں کیونکہ یہ نفس مسئلہ کی تائید میں ہیں۔ (عثمانی)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

معروف خطیب فاضل جلیل مولانا محمد حسین مدنی دامت برکاتہ

فاضل مدینہ یونیورسٹی خطیب اعظم۔ کاموکے

”فرض نماز کے بعد دعا کی قبولیت کا وقت ہے“۔ اس حدیث مبارکہ کی رو سے نماز کے بعد دعا مانگنا کوئی برا یا غلط عمل نہیں البتہ اسے نہ تو بدعت کہنا چاہیے اور نہ ہی نماز کا حصہ سمجھنا چاہیے۔

زیرِ نظر کتاب اچھے انداز میں تحریر کی گئی ہے اور قابل تعریف ہے۔ اللہ کرے اس کے نیک مقاصد پورے ہوں۔ آمین۔

محمد حسین مدنی (کاموکے)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آفتابِ علم غزالی دوراں حضرت علامہ عبدالرحمٰن واصل رحمۃ اللہ علیہ

حضرت علامہ عبدالرحمٰن واصل کی زندگی کے آخری ایام میں اس کتاب کا ایک حصہ لکھا جاچکا تھا اور ان کی وفات سے تقریباً ۲-۳ ہفتے قبل جب تیمارداری اور زیارت کی غرض سے ان کے ہاں گیا تو حضرت نے اس مضمون کے متعلق فرمایا- عبدالرحمٰن بیٹا! اس کتاب کو جلدی سے مکمل کرو- اس کی بہت اشد ضرورت ہے - میں تمہاری خواہش کے مطابق اس کی تقریظ لکھ دوں گا - فرمانے لگے آج مولانا اسماعیل سلفیؒ کی مسند پر بیٹھ کر سلفی منہج کے مخالف فتوے جاری ہو رہے ہیں- آگے علامہ واصلؒ کے الفاظ نہایت سخت تھے- جو میں قصداً حذف کر رہا ہوں- الغرض آج یہ تحریر چھپ کر ہمارے ہاتھوں میں ہے لیکن افسوس کے علامہ واصلؒ اس دنیا میں موجود نہیں ہیں- (اللھم غفرلہ ورحمہ) انہیں ہم سے جدا ہوئے چھ سات ماہ گزر چکے ہیں -

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اقتباس نمبر ۱

فرض نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر انفرادی یا اجتماعی دعا کو نہ تو ہم نماز کا حصہ کہتے ہیں اور نہ ہی نماز کی طرح فرض سمجھتے ہیں۔ بلکہ دلائل وقرآن اور مضبوط شواہد کی بناء پر یہ سنت مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔لہذا نہایت ادب سے گزارش ہے کہ اس کتاب کو مکمل پڑھنے اور سمجھنے کے بعد کوئی رائے قائم کریں۔ (جزاکم اللہ)

اقتباس نمبر ۲

"فرض نماز کے بعد دعا کے جواز میں اگر کوئی حدیث نہ بھی ملے تب بھی اس مہتم بالشان عمل کے لئے اجماعِ امت اور تعامل امت جیسی نا قابل تردید دلیل کافی ہے اور یہ ایک ایسا عمل ہے جس پر اہلحدیث' دیوبندی' بریلوی علماء کا شروع سے عمل (اجماع) رہا ہے۔" (صفحہ نمبر ۱۲۶ اجماع وتعامل امت)

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہمیت وفضائل دُعا قرآن کی روشنی میں

دُعا تمام فرضوں سے بڑا فرض ہے---- کیونکہ

1- **وقال ربكم ادعوني استجب لكم** -(سورہ مومن)

﴿ترجمہ﴾ تمہارا رب کہتا ہے تم مجھ سے دعا کرو میں تمہاری دعائیں ضرور قبول کروں گا۔

2- **اجيب دعوة الداع اذا دعان** (سورہ بقرہ- پارہ ۲)

﴿ترجمہ﴾ جب دعا کرنے والا مجھ سے دعا کرتا ہے تو میں (اللہ) اس کی دعا قبول کرتا ہوں۔

3- **ادعوا ربكم تضرعا و خفية**

﴿ترجمہ﴾ (دعا کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ) اپنے رب سے اپنی انفرادی دعاؤں میں) گڑگڑا کر اور چپکے چپکے مانگا کرو۔

4- **امن يجيب المضطر اذا دعاه ويكشف السوء** -

(سورہ نمل- پارہ ۲۰)

﴿ترجمہ﴾ (اللہ وحدہ لاشریک غوثِ اعظم کے سوا) کون ہے جو مصیبت زدہ اور پریشان حال لوگوں کی دُعا' پکار اور التجاء و ابتہال کو قبول کرکے ان کی مشکلات' مصائب' بے قراری اور پریشانیوں کو دور کرتا ہے؟

5- **قل ما يعبئو بكم ربي لولا دعاؤكم** -(سورہ الفرقان-۷۷)

﴿ترجمہ﴾ اے میرے نبیؐ! کہہ دیجئے اگر تم اپنے رب سے دعا و التجا نہیں کروگے تو وہ بھی تمہارا لحاظ اور خیال نہیں رکھے گا۔

اہمیت و فضائل دعا احادیث کی روشنی میں

1- **من لم يسال الله يغضب عليه** -

﴿ترجمہ﴾ جو اللہ سے دعا نہیں مانگتے ان پر اللہ تعالیٰ کا غضب نازل ہوتا ہے۔(ترمذی- مشکوۃ جلد اول- کتاب الدعوات فصل دوسری)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

2- **ان الدعآ هو العبادة** -دُعا ہی درحقیقت عبادت ہے-

(ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ باب الدعاء ح ۱۴۷۹ ترمذی ابواب الدعوات' ابن حبان حاکم-ذہبی)

3- **الدعا مخ العبادة** -عبادت کا مغز عبادت کا جوہر دُعا ہے-

(ترمذی ابواب الدعوات-مشکوٰۃ کتاب الدعوات فصل دوسری جلد اول)

4- **الدعاء سلاح المومن وعماد الدين ونور السموات والارض** (حصن حصین)

﴿ترجمہ﴾ دعا مومن کا ہتھیار ہے (وہ اس سے مصائب وآلام اور بلاؤں کا مقابلہ کرتا ہے-) دین کا ستون اور آسمانوں اور زمین کی روشنی ہے-

5- **ليس شيء اكرم على الله من الدعآء** -

﴿ترجمہ﴾ اللہ کریم کو دعا سے زیادہ معزز و مکرم کوئی چیز نہیں-

(ترمذی' ابن ماجہ' ابن حبان' حاکم بحوالہ اتحاف الکرام-شرح بلوغ المرام جلد ۲ صفحہ ۲۷۹-مشکوٰۃ جلد اول کتاب الدعوات دوسری فصل)

6- **فعليكم عباد الله بالدعآء**-

﴿ترجمہ﴾ اللہ کے بندو! اپنے اوپر دُعا کو لازم کرلو-

(ترمذی' احمد' مشکوٰۃ جلد اول کتاب الدعوات فصل دوسری)

7- **لايرد القضآء الا الدعاء ولا يزيد في العمر الا البر**-

﴿ترجمہ﴾ تقدیر بدلتی نہیں لیکن دعاء مانگنے سے بدل جاتی ہے-عمر (زندگی) بڑھتی نہیں لیکن نیک اعمال سے بڑھ جاتی ہے-(ترمذی' مشکوٰۃ کتاب الدعوات فصل دوسری جلد اول)

ان آیات واحادیث مبارکہ سے دعا کی اہمیت' فضیلت اور ضرورت واضح ہوتی ہے-لہٰذا فرض نماز کے بعد جو کہ قبولیت کا وقت ہے دُعا مانگنا نہایت مستحسن اور افضل عمل ہے-

جوف الليل الاخره دبر الصلوٰة المكتوبات

﴿ترجمہ﴾ یعنی رات کا آخری حصہ اور فرض نماز کے بعد دعا کی قبولیت کا وقت ہے-(ترمذی جلد ۲ صفحہ ۱۸۸) مشکوٰۃ جلد ا باب الذکر بعد الصلوٰۃ فصل دوسری)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

از-روح عبادت الدعا حضرت علامہ بشیر الرحمن سلفیؒ

خطبۃ الکتاب

الحمد لله سميع الدعا و مجيب المضطر اذا دعاالذى
لم يكن عبدبدعائه اياه شقيا---ومن دعاه استجاب و
بدعائه اياه فاز الدرجه العليا
ومن لايدعوه يغضب عليه وبه مايعبؤ
والصلوة والسلام على من ارسل بالهدى وخصص
بالشفاعة والدعاء يوم الجزاء
الذى دعاربه برفع يديه بعدالمكتوبات كلها
وعلى اله وصحبه ومن سلك مسلكه اى يرفع يديه دبر
الصلوت للدعاء والى الله اناب وعليه التقوى

﴿ترجمہ﴾ تعریفات کی مالک وہی ذات بے ہمتا ہے جو دعا کو سنتا بھی ہے اور مجبور و مقہور کی بے بسیوں' اضطراب انگیزیوں کو دور بھی کرتا ہے۔ کسی بھی امیدوار نے اس سے التجاء کے بعد خود کو مایوس نامراد محسوس نہیں کیا۔

(حق یہ ہے کہ) جس نے بھی جو مانگا نہ صرف اسے مرحمت فرما بلکہ اس کا دامن اس کی امیدوں سے زیادہ بھر دیا (لیکن) جس نے بھی خود کو اس سے بے نیاز سمجھا اور دعا کے ذریعے اپنی عجز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ناتوانی کا برملا اعتراف اس کے دربار میں پیش نہ کیا تو نہ صرف مالک حقیقی اس شخص سے ناراض ہوجائیں گے بلکہ اسے حالات ومشکلات کے دھارے پہ تن تنہا چھوڑ دیں گے۔

صلوٰۃ و سلام لاانتہا اس ذات گرامی پر جسے رہنمائی کیلئے مبعوث کیا گیا (اس جہان رنگ و بومیں)اور یوم جزاء میں شفاعت و دعا کے اعزاز سے نوازا گیا اور مقام دعا پہ سرفراز کیا گیا (اسی لئے) واقف اسرار عبودیت نے ہر نماز کے بعد ہاتھ بلند کر کے بارگاہ قدوسیت میں عرض عجز و نیاز کیا۔

الٰہی! ناتوانی سے پاک مالک! اپنے کرم و احسان کی برکھا اپنے رسول مقدس علیہ السلام کے تعلق داروں' ساتھیوں اور جانثاروں پہ بھی برسادے اور نمازوں کے بعد ہاتھ اُٹھا اُٹھا کر اپنی ناتوانیوں' پریشانیوں اور عبادات میں نارسائیوں کا شکوہ تیرے دربار میں پیش کرنے والوں کو بھی محروم نہ رکھ۔

الٰہی! اے معبود حقیقی! میرا تیرے سوا کوئی نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابتدائیہ

بیسوی صدی عیسوی کے آخری عشرے کی آمد آمد تھی - فقیر راقم الحروف مرکز الدعوۃ والارشاد کے ساتھ افغانستان معسکر طیبہ کنہڑ گیا - اس وقت ابھی نظریاتی طور پر میرے اندر مسلکی پختگی نہیں تھی - معسکر کی تعمیر میں حصہ دار بھی بنا - برادرم ذکی الرحمٰن لکھوی امیر معسکر تھے - ذہبی صاحب بھی تھے عامر بٹ اچھے محنتی انسٹرکٹر تھے - ابوتراب بھائی بھی تھے - یہاں پہلی مرتبہ دیکھا کہ نمازوں کے بعد دعا کا عمل متروک ہو چکا ہے - لاہور طیبہ کالج میں میرا فرسٹ ایئر تھا مذہبی رجحان اور ذوق وشوق تو تھا لیکن مسلکی تقسیم کا قطعی شعور نہیں تھا - خاندانی بریلوی مسلک کے اثرات بھی نمایاں تھے - (جو کہ آہستہ آہستہ معدوم ہو رہے تھے اور ۱۹۹۲ء تک تقریباً تمام معدوم ہو چکے تھے -) لیکن تحقیقی ذوق اور طبعی رجحان کی بناء پر اطمینان قلب میسر نہیں تھا - یہی وجہ ہے کہ نماز کے بعد دعا کے بغیر اٹھ جانے والوں پہ شدید حیرت ہوئی - اسی عالم استعجاب میں ذہبی صاحب کا گرما گرم لیکچر سنا جس میں دعا بعد از نماز' جمہوریت اور اسی نوعیت کے مسائل کے ردّ میں تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ سمع خراشی ہوئی - بہر حال شعوری ناپختگی اور دینی علوم ومسائل سے لاعلمی کی بناء پر اس ماحول کے اثرات کو جلد ہی قبول کر لیا - لیکن طبعی، تحقیقی ذوق اور استاد گرامی' مفسر قرآن' لسان العصر' محقق دوراں حضرت علامہ بشیر الرحمٰن سلفی رحمتہ اللہ علیہ کی صحبت مطہرہ مقدسہ کی وجہ سے یہ اثرات زیادہ دیر برقرار نہ رہ سکے - نماز کے بعد دعا نہ مانگنے کا مسئلہ آہستہ آہستہ وباء کی صورت میں پھیلنے لگا - اسی دوران میں نے جامعہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ" چوبرجی کوارٹرز لاہور میں داخلہ لیا اور شیخ الحدیث مولانا حفیظ الرحمٰن لکھوی دامت برکاتہم العالیہ کو عموماً عصر کے بعد طویل دعا کرتے پایا - بسا اوقات نمازیوں کے چلے جانے کے بعد گھنٹہ گھنٹہ بھر دعا کرتے رہتے - بعد ازیں جامعہ تقویۃ الاسلام دار العلوم غزنویہ لاہور میں داخلہ لیا تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولانا عثمان مدنی صاحب فاضل مدینہ یونیورسٹی اور شیخ الحدیث مولانا عبدالرشید صاحب کو دعا بعد نماز پر سخت قائل و فائل پایا- اسی طرح گوجرانوالہ جامعہ رحمانیہ میں بخاری شریف کی کلاس میں بیٹھا تو شیخ الحدیث فضیلۃ الشیخ شفیق استاد سید اکرم شاہ صاحب گیلانی مدظلہ العالی کو بھی نماز جمعہ کے بعد اجتماعی دعا پر کاربند پایا- اسی طرح بہت سے علماء کو اس عمل پر کاربند پایا- اور جب استادگرامی رحمتہ اللہ علیہ نے مختصر پمفلٹ بعنوان "فرض نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا سنت رسول ﷺ ہے"- شائع کیا تو اسے تقسیم کرنے کے دوران کئی افراد سے میری بحث بھی ہوئی جس میں مرکز الدعوۃ والارشاد کے مرکزی ذمہ دار برادرم سیف اللہ قصوری سے تقریباً دس سال پہلے مرکز چیمبرلین روڈ پہ (جو ابھی نیا نیا سنگھ پورہ سے یہاں منتقل ہوا تھا) پمفلٹ تقسیم کرتے ہوئے ہونے والی بحث کا دلچسپ دھندلا سا خاکہ آج بھی ذہن میں موجود ہے- (برادرم موصوف کے نام کے ساتھ تو آج کل ماشاءاللہ مولانا بھی لکھا جارہا ہے)

الغرض انیسویں صدی کے آخری عشرے سے کچھ پہلے رونما ہونے والا دعا نہ مانگنے کا حادثہ فاجعہ آج محض دس پندرہ سال بعد اپنے اثرات کی جڑیں مضبوط کر چکا ہے- حاملین ومنکرین اس پہ بہت کچھ لکھ چکے ہیں- (میں نے جس حلقہ میں پہلی دفعہ اس عمل متروک دیکھا تھا اسی حلقے میں یہ وباء کی صورت میں پھیلی اور آہستہ آہستہ سوں کو لپیٹ میں لے لیا) ایک مرحوم سوچ وفکر کا طبقہ علی الاعلان اسے بدعت کہنے لگا ہے بلکہ ایک نادان مصلح نے تو یہاں تک لکھ دیا کہ نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا بدعت ہے اور بدعت کرنے والا جہنمی ہے"- (استغفر اللہ علی ذالک)

اس موضوع پر استادگرامی علامہ بشیر الرحمٰن سلفی رحمتہ اللہ علیہ کی شہرہ آفاق کتاب "روح عبادت الدعا" کے بعد اگرچہ کچھ لکھنے کی ضرورت نہیں رہی لیکن عام قاری اپنے عامیانہ پن کی بناء پر اس علمی نوعیت کی کتاب سے کما حقہ استفادہ نہ کر پاتا تھا- چنانچہ ذہن میں پیدا ہونے والے سوالات کا تسلی بخش جواب تلاش

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنا اس کے لئے مشکل تھا۔لہذا راقم عاجز نے اس کتاب کے علاوہ قرآن، صحاح ستہ، تفاسیر اور دیگر کتب کی روشنی میں سوال وجواب کے انداز میں یہ حقیرانہ کاوش کی ہے اور کوشش کی ہے کہ اس ضمن میں پیدا ہونے والے سوالات کو مدلل مختصر جوابات سے واضح کر دیا جائے۔اور اس انداز سے پڑھنے میں دلچسپی بھی پیدا ہوتی ہے اور بات کی سمجھ بھی زیادہ بہتر آتی ہے۔

یہ گفتگو مختلف جگہوں پہ مختلف لوگوں سے ہوئی ہے جس کو اس انداز سے ترتیب دیا گیا ہے جواب آپ کے ہاتھ میں ہے۔سوال وجواب کا زیادہ حصہ ایک نامور بزرگ عالم دین سے ہونے والی گفتگو پہ مشتمل ہے۔میں نے فریقین کی گفتگو کو پوری دیانتداری کے ساتھ یہاں لکھ دیا ہے۔

اعتراف کہ مجھ ناقص آدمی کی سادہ سی تحریر اس مہتم بالشان مسئلے کی شایان تو نہیں ہے یہی وجہ ہے کہ آپ کو نہ تو اس میں شوخی ملے گی اور نہ ہی بڑا علمی، ادبی طرز تحریر۔بس یہ قدیم سے تعامل امت اور مسنون متفق بہ مسئلہ اپنے سادہ سے انداز میں پیش کردیا ہے۔(وما توفیقی الا باالله هو رب العرش عظیم)

ہے انداز بیاں گرچہ کچھ شوخ نہیں
شائد کہ اُتر جائے تیرے دل میں میری بات

محترم قارئین! دُعا کی فضیلت کسی سے ڈھکی چھپی نہیں ہے؟ شرک کی ابتدا وانتہا غیر اللہ سے مانگنا ہی تو ہے اور پورے قرآن میں غیر اللہ سے مانگنے کی جس قدر تردید کی گئی ہے شاید کسی اور چیز کی نہیں اور حقیقت تو یہی ہے کہ غیر اللہ سے مانگنا اتنا بڑا جرم ہے۔ اتنا بڑا جرم ہے کہ کہ رب کائنات کے نزدیک اس سے بڑا کوئی دوسرا جرم نہیں ہے۔اسی کے متعلق فرمایا کہ ہر جرم چاہوں تو معاف کردوں۔لیکن مخ العبادة (عبادت کا مغز دعا) کا میرا حق کسی اور کو دو گے تو کبھی معاف نہیں کروں گا۔

دوستو! ذرا انصاف سے بتائیں اس سے بڑا اور ستم کیا ہے کہ اس کے بندے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو قبولیت کے وقت میں مخ العبادۃ (یعنی عبادت کا مغز دعا) سے روکا جائے؟ ہائے! یہ نادان مصلح، غیر اللہ سے روکتے روکتے اللہ سے بھی روکنے لگے- دراصل شیطان کے مختلف حربے ہوتے ہیں- علامہ ابن جوزیؒ نے ''تلبیس ابلیس'' میں بڑی وضاحت سے شیطان کے طریقہ ہائے واردات کو بیان کیا ہے- ابلیس ایمان والوں کو ڈائریکٹ کبھی گمراہ نہیں کرتا وہ ہم رنگ زمین جال بچھا کر آہستہ آہستہ نیکی سے روکتا ہے- دراصل پہلی سیڑھی یا پہلا قدم اصلاح اور نیکی کے روپ میں ہوتا ہے یا اچھے جذبے کے تحت ہوتا ہے اور پھر آہستہ آہستہ برائی اور گناہ کی دلدل انسان کو جکڑ لیتی ہے اور وہ اتنی دور نکل جاتا ہے کہ واپسی کے راستے بھول جاتا ہے- جس طرح شرک کی ابتداء ایک اچھے خیال سے ہوئی تھی- کسی کا نیک آدمی' بزرگ' معزز فوت ہوا شیطان نے دل میں خیال ڈالا اور اس کی یادگار بنائی گئی- پھر اس کا مجسمہ بنایا گیا یا قبر بنائی گئی پھر اس پر چڑھاوے چڑھائے گئے آہستہ آہستہ سجدے' عبادت اور پھر مکمل شرک- بعینہٖ ہمارے ہاں پہلے قبریں پختہ کر کے قبے بنائے گئے پھر فاتحہ خوانی' دُعا' چڑھاوے' نذر و نیاز' منتیں پھر سجدے اور بالآخر ؎

ظاہر دے وچ پیر فریدن باطن دے وچ اللہ

اور اسی طرح

وہی جو مستوی تھا عرش پہ خدا بن کر
اتر پڑا مدینے میں مصطفیٰ ﷺ بن کر (نعوذ باللہ من ذالک)

الغرض ایسی غلاظت کے پلندے کے پلندے پڑے ہیں- بعینہٖ- نماز کے بعد دُعا کی قبولیت کا وقت- اس وقت میں وہ عمل جس کے متعلق کہا گیا- **الدعا مخ العبادہ** (الحدیث) دعا عبادت کا مغز ہے- نیز **الدعا ھو العبادہ** (الحدیث) درحقیقت اصل عبادت دعا ہی ہے- وغیرہ سے روکنا (اگرچہ روکنے کا انداز اور سوچ مصلحانہ ہے) دراصل شیطان کے کسی بڑے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حربے کی ابتدا ہے کیونکہ ترمذی شریف کی ایک روایت ہے جب نمازی نماز سے فارغ ہوتا ہے تو شیطان اس کے پاس آ کر اسے بھولے ہوئے کام یاد دلا دیتا ہے۔ تاکہ وہ تسبیحات واذکار سے محروم رہ جائے اور یہ قبولیت کا وقت ضائع ہو جائے۔ نیز امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ابلیس کے ان مقاصد کو بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ وہ چاہتا ہے بنی نوع انسان کو ایمان خالص سے محروم رکھا جائے۔ پھر بھی جو لوگ ایمان قبول کر لیں انہیں دین کے سب سے بڑے رکن نماز سے روکا جائے۔ پھر بھی جو لوگ نمازی بن جائیں انہیں نماز کی اصل روح (یعنی خشوع وخضوع، تعدیل ارکان اور سورۃ فاتحہ) سے محروم کر دیا جائے۔ اور پھر بھی جو لوگ اس کے وار سے بچ نکلیں انہیں بعد از اں عبادت کے اصل جوہر دعا سے محروم کر دیا جائے۔ (از امام احمد بن حنبل)

مقام غور ہے کہ کس طرح لوگ اس پہلو پر شیطان کے جال میں پھنس گئے۔ اپنے خلوص، تقویٰ، نیکی کے باوجود ایک غلط روش کے خوگر ہو چکے ہیں۔ **(الامان والحفیظ من الشیطن الرجیم)**

اللہ رب العزت قرآن حکیم میں فرماتے ہیں۔

قل مایعبوا بکم ربی لولا دعاو کم ۔(الفرقان) استاد گرامی رحمۃ اللہ علیہ ترجمہ فرماتے ہیں آپ ﷺ تنبیہ کر دیں! اگر تم پروردگار عالم سے دعا والتجا نہیں کرو گے تو وہ بھی تمہارا خیال ولحاظ نہیں فرمائیں گے۔ حدیث پاک ہے فرمایا نبی کریم ﷺ نے جو شخص اللہ تعالیٰ سے دعا نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہو جاتے ہیں۔

راقم فقیر سمجھتا ہے کہ یہ دنیا اپنے منطقی انجام کی طرف تیزی سے بڑھ رہی ہے اور قربِ قیامت کی علامات آہستہ آہستہ رونما ہو رہی ہیں دنیا و مافیہا کا انجام چونکہ فنا ہے لہذا احادیث کی روشنی میں علامات کے مطابق دنیا فنا کے قریب ہے اور جب تک ربِ کائنات کو دنیا اور اہل دنیا کی اصلاح مقصود تھی تو انبیاء ورسل اور کتب ہدیٰ کا سلسلہ نزول جاری تھا---- (لیکن اب لگتا ہے شائد اللہ تعالیٰ کو دنیا کی اصلاح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وبقا منظور و مقصود نہیں ہے) یعنی قیامت قریب آ رہی اور دنیا فنا کے قریب ہو رہی ہے -اسی لئے ہر بہتری کی کوشش کما حقہ نتائج نہیں دے رہی- جتنی اصلاح پسند تحریکیں اُٹھ رہی ہیں- جتنی مساجد تعمیر ہو رہی ہیں- جتنے دینی ادارے قائم ہو رہے ہیں اس سے زیادہ فحاشی' بے حیائی اور شرک و بدعت بڑھ رہے ہیں-(مایوسی کفر ہے' اصلاح کی کوششیں ترک نہیں کرنی چاہیں بساط بھر جدو جہد جاری رکھنا ہی ایمان کی علامت ہے)جب لوگوں کو کہا جاتا ہے کہ قدیم سے تمام بزرگ' علماء' محدثین' مفسرین وغیرہ دعا کرتے آئے ہیں تو جواب ملتا ہے ہم مقلد نہیں ان بزرگوں اور علماء کو بھی غلطی لگ سکتی ہے یا انہوں نے ضعیف حدیثوں پر عمل کر کے غلط کیا ہے-وغیرہ

جس طرح کہ مولانا صادق سیالکوٹی رحمہ اللہ علیہ کی کتب کی تخریج کر کے بہت ہی پُر اثر اور دُور رس نتائج کی حامل ان کتب کو بے اثر کرنیکی مذموم کوشش کی گئی-

تو قارئین یہ بھی دراصل قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے-کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا-**لعن اخر هذه الامته اولها**-(ترجمہ)استادگرامی رحمتہ اللہ علیہ- بعد میں آنے والے پہلے جانے والے بہترین اہل عزت انسانوں کو درخور اعتناء نہ سمجھتے ہوئے اپنی بات پر اصرار کریں گے-یعنی بعد میں آنے والے علماء پہلے گزرے علماء کی تحقیق و تعلیم کا انکار کریں گے------سو یہ وہی دور ہے-

راقم عاجز اس حقیر کاوش کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پورے خلوص کے ساتھ پیش کرتا ہے اللہ قبول فرمائے- اس میں انکار سے مراد وہ اہل ظاہر ہیں- جو لکیر کے فقیر ہیں احادیث کی صرف ظاہری عبادت سے سطحی مفہوم اخذ کرتے ہیں-فہم حدیث' اصول حدیث کے سلفی فنی اصولوں کو نظر انداز کرتے ہیں اور اس کے نتیجے میں دعا کو بدعت حرام قرار دیتے ہیں- اگرچہ دُعا کے معاملے میں بہت سے سلفی العقیدہ اہلحدیث بھی ان کی اس سوچ سے متاثر ہو چکے ہیں- اللہ تعالیٰ ہمیں صراطِ مستقیم پہ قائم رکھے- آمین-

میں اپنی تحریر میں ہر قسم کی سختی اور ترشی وغیرہ کی معذرت چاہتا ہوں جو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجبوراً کی گئی۔

میں اپنے ان تمام نہایت واجب الاحترام بزرگوں کا انتہائی مشکور ہوں۔ جنہوں نے اپنا قیمتی وقت نکال کر اس کتاب کا مطالعہ فرمایا۔ مجھے مفید ہدایات وتجاویز دیں اور تبصرہ لکھ کر دیا۔ وہ علماء اکرام جنہوں نے موضوع اور کتاب کی تعریف اور حمایت تو کی۔ لیکن بوجوہ تبصرہ نہ لکھ سکے۔ میں ان کا بھی مشکور ہوں۔ مثلاً ناظم تعلیمات سلفیہ مرکزی ناظم تعلیم مرکزی جمعیت اہلحدیث حضرت مولانا محمد اعظم صاحب دامت برکاتہ نائب شیخ الحدیث جامعہ اسلامیہ گوجرانوالہ اور مناظر اسلام مولانا ارانا شمشاد سلفی صاحب وغیرہم۔ (جزاکم اللہ احسن الجزاء)

میں اپنے ان تمام احباب کا شکریہ ادا کرنا بھی ضروری سمجھتا ہوں جنہوں نے کسی نہ کسی حوالے سے میرے ساتھ تعاون فرمایا مثلاً مولوی محمد اسلم وڈالہ محمد آصف حافظ سعید اعجاز وغیرھم۔ میں اپنے نہایت محترم دوست' بھائی مولانا قاضی سعید احمد صاحب (خطیب جامع مسجد رحمانیہ اہلحدیث محلہ فیصل آباد گوجرانوالہ) کا بھی نہایت شکر گزار ہوں کہ جنہوں نے اپنا قیمتی وقت صرف کر کے کتاب کی پروف ریڈنگ کی۔

(جزاکم اللہ احسن الجزا)

تاجدار ختم نبوت ﷺ کی خاک پا کا ادنیٰ ذرہ

عبدالرحمٰن عثمانی

حسین کلینک۔ چاندنی چوک ماڈل ٹاؤن

گوجرانوالہ (پنجاب۔ پاکستان)

۱۰-۴-۲۰۰۰

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

علیک سلیک اور حال احوال کے بعد'

اثبات:- مولانا صاحب میں کچھ روز سے اس مسجد میں نماز ادا کر رہا ہوں اور مسافر ہوں میں نے یہ دیکھا ہے کہ آپ نماز با جماعت سے فارغ ہو کر انفرادی یا اجتماعی دعا نہیں کرتے۔ چونکہ ہم خاندانی حنفی بریلوی تھے اور دیوبندی' بریلوی مساجد میں امام اور مقتدیوں کو فرض نماز سے فراغت پر دعا کرتے ہوئے دیکھا ہے کہ اہلحدیث ہونے کے بعد بھی اہلحدیث مساجد میں لوگوں کو اس عمل پر کاربند پایا تھا لیکن کچھ عرصہ ہوا کچھ لوگوں نے اچانک دعا کرنا چھوڑ دی اور اب ان کی تحریک کی بناء پر اکثریت اہلحدیث عوام وخواص دعا کرنا چھوڑ گئے ہیں اگر چہ بہت سے جید اہلحدیث علماء آج بھی اس عمل کے قائل وفائل ہیں اور یہ مسئلہ وبا کی صورت میں پھیلتا جارہا ہے۔ چونکہ آپ کی اس مسجد میں بھی اسی صورت حال کو دیکھا ہے لہذا بصد احترام آپ سے اس مسئلے کی وضاحت مطلوب ہے۔

انکار:- پہلی بات تو یہ ہے کہ کسی عالم کی بات یا اس کا عمل ہمارے لئے دلیل یا حجت نہیں ہے اگر چہ وہ امام العصر اور محقق دوراں ہی کیوں نہ ہو اور ہم تقلیدی ذہنیت اور روش کو قرآن وسنت کے منافی سمجھتے ہیں۔ لہذا کوئی بڑے سے بڑا عالم اہلحدیث ہو دیوبندی یا بریلوی ہو کسی کا قول وفعل ہمارے لئے حجت نہیں ہے ہمارے لئے قابل عمل یا قابل قبول صرف اور صرف امام الانبیاء محمد رسول اللہ ﷺ کی حیات مبارکہ کا نمونہ اور قول وفعل ہے۔ چونکہ نبی مکرم ﷺ اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے ثابت نہیں ہے کہ انہوں نے نماز کے بعد انفرادی یا اجتماعی دُعا کی ہو۔ لہذا ہم بھی نماز کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعد دعا نہیں مانگتے اور ویسے بھی نماز بذات خود دعا ہے۔ اس میں شروع سے آخر تک دعا ہی دعا تو کی جاتی ہے اور دعا کے بعد دعا کا کیا معنی ہوا؟

فرض نماز کے بعد قبولیتِ دُعا

اثبات :- محترم مولانا صاحب! یہ آپ کس طرح کہہ رہے ہیں کہ نماز کے بعد دعا کرنا نبی اکرم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ثابت نہیں ہے جبکہ میں بہت سے جید علماء کرام سے سن چکا ہوں اور احادیث کی کتب میں کئی احادیث پڑھی ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نماز کے بعد دعا کیا کرتے تھے (قارئین کرام! آئندہ صفحات میں وہ احادیث بادلائل انشاء اللہ آ رہی ہیں) یہ بات تو آپ کی بالکل ٹھیک ہے کہ نماز بذات خود دعا ہے لیکن اس دعا (یعنی نماز) کے بعد دعا نہ کرنے کا آپ کا یا نہایت قابلِ احترام چند بزرگوں کا ذاتی موقف یا فلسفہ ہماری عقل کو اپیل نہیں کرتا۔ اس لئے کہ ہمارے پیر و مرشد تاجدارِ ختم نبوت محمد رسول اللہ ﷺ نے خود فرمایا ہے کہ نماز (جو بذات خود دعا ہے) اس کے بعد دعا کی قبولیت کا وقت ہے۔ دیکھئے کتب احادیث حضرات ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے ختم المرسلین آقا ﷺ سے عرض کی۔ اے اللہ کے رسول ﷺ دعا کس وقت بہت قبول ہوتی ہے؟ تو فرمایا تاجدارِ ختم نبوت ﷺ نے **جَوْفُ اللَّيْلِ الْاٰخِرُ وَدُبُرَ الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَاتِ** یعنی رات کا آخری پہر اور فرض نماز کے بعد دعا کی بہت قبولیت کا وقت ہے۔ (یہ حدیث حسن ہے) (سنن ترمذی صفحہ نمبر ۱۸۸ جلد دوم۔ مشکوٰۃ مترجم صفحہ ۲۰۵ جلد اوّل) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نماز کے بعد دعا کی فضیلت اور تعلیم زبان نبوت سے ثابت ہے۔ لہٰذا میرے قابل احترام بزرگوں کا یہ کہنا کہ نماز کے بعد دعا ثابت نہیں مناسب موقف نہیں ہے کیونکہ جو صحابہ رضی اللہ عنہم۔ **فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ** (نیکیوں میں آگے بڑھنے) کا عملی نمونہ تھے وہ بھلا اس فضیلت والے وقت کو کیونکر ضائع کرتے ہوں گے۔ یقیناً نہیں بلکہ وہ تو یقیناً اس کے قائل وفائل تھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انکار :- یہ حدیث ابو امامہ رضی اللہ عنہ اگرچہ صحیح ہے لیکن اس میں لفظ -دُبُرَ الصَّلوٰۃِ- سے مراد نماز کے بعد نہیں بلکہ نماز کے آخر میں تشہد کی دعائیں مراد ہیں-یعنی نماز کے آخر میں نماز کے بعد نہیں کیونکہ-**دُبُر**-پچھلے یا آخری حصے کو کہتے ہیں بعد والے حصے کو نہیں-

تحقیق لفظِ ''دُبُر''

اثبات :- محترم مولانا صاحب! میں ایک معمولی طالب علم آپ جناب کو یہ تو نہیں کہہ سکتا کہ لفظ-دُبُر-کے حوالے سے آپ کا ارشاد گرامی کی رُو سے درست نہیں ہے اور آپ اس کی بہت غلط تعبیر بیان کر رہے ہیں لیکن یہ ضرور عرض کروں گا کہ کئی ایک احادیث ایسی ملتی ہیں جن کی رو سے ہم یہ تسلیم کر سکتے ہیں کہ لفظ-دُبُر-سے مراد صرف پیچھے یا آخر ہی نہیں بلکہ بعد بھی ہے-مثلاً **دَبرًا ودُبُورًا النَّهارُ اوالصيفُ** -یعنی دن یا گرمی کا ختم ہو جانا-نیز **ادبرت الدنیا**-اقبال مندی کا ختم ہونا-نیز **تدبر الامر**-کسی کام کے نتائج (جو کام کے بعد ملتے ہیں) پر غور و فکر کرنا-نیز **الدبر والدبر** ہر چیز کا پچھلا حصہ-**دبر الصلوۃ** نماز کا آخر (المنجد صفحہ ۳۰۹--۳۱۰)

میرے موقف کی تائید اس حدیث سے بھی ہوتی ہے جو احادیث کی کئی کتب میں درج ہے-نبی آخر الزماں تاجدارِ ختم نبوت ﷺ نے فرمایا'' دو آسان چیزیں جن پر عمل کر کے جنت کا داخلہ ملے گا لیکن بہت کم لوگ ان پر عمل کریں گے-ایک یہ کہ ہر نماز کے بعد دس دس مرتبہ **سبحان اللہ** - **الحمد للہ** -اور **اللہ اکبر** پڑھا جائے-تو اس حدیث میں ذرا الفاظ پر غور فرمائیں-

یسبح اللہ فی دبر کل صلوۃ -یعنی ہر نماز کے بعد تسبیح کرے-یہاں لفظ دبر سے مراد آخری تشہد نہیں بلکہ یقیناً سلام پھیر کر نماز سے فارغ ہو کر ہی ہے-

اس ضمن میں ایک حدیث مزید عرض کرتا ہوں-

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

من قرا دبر کل صلوة مکتوبة اية الکرسی لم یمنعه من دخول الجنة الا ان یموت -(تفسیر ابن کثیر جلد اول پ ۳-تفسیر آیۃ الکرسی) ودیگر کتب)

(ترجمہ) جو شخص ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھے گا اس کے جنت میں داخل ہونے میں صرف موت حائل ہے-

یعنی اس حدیث میں بھی لفظ دبر سے مراد نماز کے بعد ہے نہ کہ تشہد میں-

اور سلام پھیر کر نماز سے فارغ ہو کر دعا کرنے کے متعلق بڑے بڑے جید اور نامور مفسرین اور آئمہ کرام (رحمہ اللہ علیہم) کا موقف ان کی تفاسیر میں واضح درج ہے- مثلاً امام المفسرین حضرت عبداللہ بن عباس (رضی اللہ عنہما) امام قتادہ' امام مجاہد' اور امام ضحاک (رحمۃ اللہ علیہم) وغیرہ نے قرآن پاک کی سورہ الم نشرح کی آیت **-فاذا فرغت فانصب والی ربك فارغب** -کی تفسیر میں فرمایا- **فاذا فرغت من الصلوة المکتوبة فانصب الی ربك فی الدعآء وارغب الیه فی المسألة یعطك** -یعنی اے نبی ﷺ! جب آپ ﷺ فرض نماز سے فارغ ہو جائیں تو اپنے آپ کو اپنے رب سے دعا کرنے اور (اس سے کچھ) مانگنے کے لئے محنت میں ڈالئے (معالم التنزیل مع الباب التاویل جلد ہفتم صفحہ ۲۲۰) ذرا غور کریں کہ اپنے اپنے دور کے نامور آئمہ مفسرین نماز کے بعد دعا کی اہمیت' فضیلت اور تلقین و تعلیم فرما رہے ہیں- ایک اور حدیث مبارک سماعت فرمالیں جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ نماز سے فارغ ہو کر سلام کے بعد ہی ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا سنت مصطفیٰ ﷺ ہے- عن عبداللہ بن الزبیر (رضی اللہ عنہ) **انه رای رجلا رافعا یدیه یدعوا قبل ان یفرغ من صلوته فلما فرغ منها قال ان رسول الله صلی الله علیه وسلم لم یکن یرفع یدیه حتی یفرغ من صلوته** -(رجالہ ثقات) شرح ترمذی شریف-تحفۃ الاحوذی صفحہ ۲۴۵ جلد اول-الطبرانی ومجمع الزوائد صفحہ ۱۶۹ جلد نمبر ۱۰)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ترجمہ﴾ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو دیکھا جو نماز سے فارغ ہونے سے پہلے ہی (یعنی آخری تشہد میں) ہاتھ اٹھا کر دعا کر رہا تھا جب وہ فارغ ہوا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اسے فرمایا کہ پیارے پیغمبر خاتم النبیین ﷺ تو نماز سے فارغ ہو کر دعا فرمایا کرتے تھے اور ہاتھ اٹھا کر دعا کیا کرتے تھے (اس روایت کے سب راوی ثقہ ہیں) یعنی یہ ثابت ہوتا ہے کہ لفظ دبر سے مراد نماز سے فارغ ہو کر بعد میں ہی ہے نہ کہ سلام سے پہلے آخری تشہد۔ اور ویسے بھی اچھے اور نیک عمل کے اختتام پر ہی دعا کا کرنا نہ صرف سنت ہے بلکہ عقلی اور منطقی اعتبار سے بھی عین فطری اور قابل تحسین عمل ہے۔ مثلاً مزدور سارا دن مزدوری کر کے شام کو کام سے فارغ ہو کر ہی اجرت طلب کرتا ہے اور حدیث کے مطابق روز دار ماہ رمضان میں سارا مہینہ روزہ رکھ کر آخری شب عبادت کرے یہ اس مزدور (روزے دار) کی مزدوری (روزے کے اجر) کا وقت ہے۔ (الحدیث)

ایک روایت میں فرمایا جب خیر کی مجلس ہوتی ہے تو فرشتے اس میں شریک ہوتے ہیں پھر اختتام پر واپس اللہ تعالیٰ کو رپورٹ دیتے ہیں۔ اے اللہ کریم! تیرے بندے تیرا اور تیرے محبوب کا ذکر کر رہے تھے۔ پھر اختتام پر اپنی دعاؤں میں تجھ سے جنت کا سوال کرتے تھے اور تیری دوزخ سے پناہ مانگتے تھے تو اللہ کریم فرماتے ہیں۔ فرشتو! تم گواہ رہنا میں نے دونوں چیزیں عطا کر دیں۔ یعنی مجلس کے آخر پہ دعا کرنا ہی سنت ہے۔

اب ایک روایت اور سنئے۔ طبرانی میں ہے حضرت عرباض بن ساریہ (رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں کہ نبی کریم ختم الرسلین (ﷺ) نے فرمایا جس مسلمان نے فرض نماز ادا کی اور جس نے قرآن ختم کیا۔ دونوں کے لئے (اختتام پر اللہ تعالیٰ کے ہاں) مقبول دعا لکھ دی گئی ہے۔ یعنی فرض نماز اور تلاوت قرآن کے اختتام پر کی جانے والی دعا مقبول دعا ہے اور یہ روایت بھی اس بات کی زبردست تائید کرتی ہے کہ لفظ دبر سے مراد نماز کے اختتام پر دعا کرنا ہی صحیح ہے نہ کہ آخری تشہد میں سلام

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھیرنے سے پہلے- یہ الگ بات ہے کہ جس وقت اللہ تعالیٰ خصوصی عطا کرنے لئے تشریف فرما ہوں اور وقت قبولیت ہو تو اس وقت کوئی لینے والا ہی نہ ہو- یہ تو اپنے اپنے بختوں اور نصیبوں کی بات ہے-

محترم! اس عاجز نے اب تک جتنی گفتگو کی ہے- اس میں یہی بتانے کی کوشش کی ہے کہ لفظ دبر سے مراد نماز کے اختتام پر دعا کرنا ہی صحیح ہے نہ کہ نماز کے اندر سلام سے پہلے حالتِ تشہد میں اور ویسے بھی یہ بات سمجھ آتی ہے کہ تشہد میں تو فقط عربی میں وہ مخصوص ماثورہ دعائیں جو قرآن وحدیث میں مذکورہ ومرقوم ہیں کی جا سکتی ہیں اور ہر انسان اپنی گزارش صحیح تو اپنی زبان میں ہی پیش کر سکتا ہے اور اسکے لئے بہترین وقت اور طریقہ' نماز کے بعد سلام پھیر کر ہی ہے- مثلاً ایک آدمی' فریج' موٹر سائیکل' کار کی خواہش رکھتا ہے یا امتحان دیا ہے اور پاس ہونے کی دعا کرنا چاہتا ہے تو تشہد کے لئے لازمی بات ہے کہ پہلے تو ان خواہشات کو عربی زبان میں ترجمہ کرے گا پھر ان کے الفاظ قرآن وحدیث میں ہونا ضروری ہیں جب یہ سب مکمل نہیں تو پھر لازمی بات ہے کہ نماز کے بعد اپنی زبان میں اپنے الفاظ میں اپنا مدعا بیان کرے گا- (نوٹ! ایک آدمی کو عربی میں کوئی دعا نہیں آتی تو وہ کوشش کرکے دعائیں یاد کرے جب تک یاد نہیں ہوتی وہ اپنا مدعا- **علیم بذات الصدور** -کے سامنے دل ہی دل میں دھراتا رہے) (یعنی حالت تشہد میں)

تو ثابت یہ ہوا کہ نماز کے بعد سلام پھیر کر دعا کرنا ہی سنت ہے اور عقلی منطقی اعتبار سے درست اور جائز ہے- اور وقت قبولیت ہے اور یہی لفظ دبر کا صحیح معنی ہے-

انکار :- ٹھیک ہے اگر مان بھی لیا جائے کہ فرض نماز کے بعد ہی دعا کی قبولیت کا وقت ہے اور دبر کا یہی مطلب ہے تو ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں کیونکہ نبی اکرم ﷺ سے سلام کے بعد کئی دعائیں مذکور ہیں جو ہم بھی کرتے ہیں مثلاً-

اللھم رب اعنی علی ذکرك وشكرك وحسن عبادتك اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللھم انی اعوذبک من البخل واعوذبک من الجبن -(الخ) نیز **اللھم لا مانع لما اعطیت** -الخ) وغیر ہم- لیکن چونکہ اس موقع پر ہاتھ اٹھانا ثابت نہیں ہے لہذا ہم بھی ہاتھ اٹھائے بغیر یہ دعائیں پڑھ لیتے ہیں اور انفرادی یا اجتماعی دونوں صورتوں میں ہاتھ اٹھانے کو بدعت سمجھتے ہیں-

اثبات :- **استغفر اللہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ** -آپ سنت کو بدعت کہتے ہو؟ محترم! آپ نے فرمایا کہ آپ یہ دعائیں کرتے ہو یہ آپ کا انفرادی عمل تو ہوگا لیکن اجتماعی صورت حال کا ہمارا مشاہدہ یہ ہے کہ اکثر و بیشتر مساجد میں خصوصاً دینی مدارس یا ان سے ملحقہ مساجد میں نمازی سلام پھیرتے ہی اٹھ کھڑے ہوتے ہیں- بد قسمتی سے کوئی تسبیح یا ذکر و اذکار اور کوئی دعا کا ذوق و شوق نہیں رہا- اللہ نہ کرے اس بڑھتی ہوئی روش کا بارِ گراں ان نادان معززین پر پڑھے جو دعا جیسی محبوب سنت کو بدعت کہتے ہوئے ڈرتے نہیں اور تو اور آپ کے دینی مدارس کے 90 فی صد طلباء سنتیں اور نوافل ترک کر چکے ہیں اور بہت سی جگہوں پر تو امام صاحبان کو بھی تسبیحات و اذکار اور سنن و نوافل کا تارک و غافل پایا ہے اور آپ کا دوسرا فرمان عالیشان کہ اس موقع پر چونکہ ہاتھ اٹھانا ثابت نہیں لہذا ہم بھی نہیں اٹھاتے- بقول بعض علماء یہ بات اصول حدیث اور فہم حدیث سے ناآشنائی کا نتیجہ ہے-

دیکھیں پہلے آپ نماز کے بعد دعا کو سرے سے تسلیم ہی نہیں کرتے تھے جب اس عاجز فقیر نے نماز کے بعد دعا کی اہمیت' فضیلت اور مقبولیت احادیث کی روشنی میں بادلائل عرض کی تو آپ نے نماز کے بعد دعا کی اہمیت تو تسلیم کر لی لیکن اب ہاتھ اٹھانے پر معترض ہیں- آپ کا یہ اعتراض بھی کچھ مناسب نہیں- کیونکہ علماء کرام فرماتے ہیں- نماز کے بعد احادیث میں مذکور دعائیہ اذکار اور تسبیحات فقط بطور ذکر کئے جائیں گے جبکہ اس قبولیت کی گھڑی میں ان مذکورہ مسنون اذکارِ دعائیہ کے بعد نمازی اپنی وہ حاجتیں وہ سوال وہ ضرورتیں اپنے- **سَمِیع" علیم غوث**

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اعظم واحدہ لاشریك جل جلالہ کے سامنے عرض کرے گا جن سے اسے روزمرہ کی زندگی میں واسطہ ہے۔ ورنہ اگر صرف انہی مذکورہ مسنون دعائیہ اذکار و تسبیحات تک محدود کر دیا جائے کہ ان کے علاوہ دعا کرنا بدعت ہے تو پھر ان تقریباً بیس قسم کے اذکار میں انسان اپنے روزمرہ کے مسائل اور خواہشات کا تذکرہ اپنے الفاظ میں نہ کر کے نفسیاتی اور فطری طور پر کبھی مطمئن نہیں ہوگا تو اسی نفسیاتی، فطری اور قلبی تسکین کے لئے امام الانبیاء ختم الرسل (ﷺ) نے فرمایا کہ۔ **دبر الصلوۃ المکتوبات**)فرض نماز کے بعد دعا کی قبولیت کا وقت ہے۔ (سنن ترمذی صفحہ نمبر ۱۸۸ جلد دوئم مشکوۃ مترجم صفحہ ۲۰۵ جلد اول)

اب رہا دعا میں ہاتھ اٹھانے پر اعتراض

حقیقت یہ ہے کہ نبی ﷺ نے عام دعا مانگنے کا ایک ہی طریقہ تعلیم فرمایا ہے جو بالکل سیدھا اور واضح ہے جس میں وقت یا مقام کی تخصیص کا کسی کو قطعی کوئی حق نہیں ہے اگر کسی قسم کی مذکورہ نوعیت کی تخصیص کوئی بھی کرے گا تو وہ یقیناً خود ساختہ اور غیر مسنون ہوگی۔ احادیث مبارکہ ملاحظہ فرمائیں۔

(1) عن ابی بکرہ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال سلوا اللہ ببطون اکفکم ولا تسئلوہ بظھورھا --- رجالہ رجال الصحیح المطر انی مجمع الزوائد صفحہ ۱۶۹ جلد نمبر ۱۰)

﴿ترجمہ﴾ حضرت ابی بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے وقت (جب اپنے ہاتھوں کو اٹھاؤ تو) سیدھے ہاتھوں سے مانگو الٹے ہاتھوں سے نہ مانگا کرو۔ (یہ حدیث بالکل صحیح ہے)

(2) یہی حدیث معمولی فرق کے ساتھ حضرت مالک بن یسار رضی اللہ عنہ اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بھی مشکوٰۃ شریف کتاب الدعوات دوسری فصل میں مروی ہے اور ابوداؤد شریف میں بھی درج ہے۔

(3) حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ تمہارا رب بہت شرم رکھنے والا سخی اور باحیا ہے۔ **یستحی من عبده اذا رفع يديه اليه ان يردهما صفرا** ۔جب بھی اس کا بندہ اس کے سامنے ہاتھ اٹھاتا ہے (دعا کے لئے) تو اسے ان ہاتھوں کو خالی لوٹاتے شرم آتی ہے۔ (مشکوٰۃ ایضاً) اسے ابن ماجہ۔ حاکم ۔نسائی ۔طبرانی ۔بلوغ المرام نے بیان کیا اور ترمذی ۔ابوداؤد نے روایت کیا اور بیہقی نے دعوات کبیر میں) یہ حدیث بھی بالکل صحیح ہے۔

اس حدیث کی شرح میں مولانا اصفی الرحمٰن مبارکپوری لکھتے ہیں ''اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا جائز ہے اور یہ آداب دعا کا ایک ادب ہے۔ (اتحاف الکرام شرح بلوغ الرام جلد دوم صفحہ ۳۷۹)

(4) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ **اذا رفع يديه في الدعاء لم يحطهما حتى يمسح بهما وجهه** ۔ (رواہ الترمذی و مشکوٰۃ ۔ایضاً) جب بھی اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے دعا کے لئے تو (دعا کے اختتام پر) اپنے ہاتھوں کو چہرے پر پھیرے بغیر نیچے نہ رکھتے ۔

(5) حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

عن ابيه ان النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا دعا فرفع يديه مسح وجهه بيديه (مشکوٰۃ شریف کتاب الدعوات تیسری فصل حدیث نمبر ۴ بیہقی نے دعوات کبیر میں بیان کیا) حضرت سائب رضی اللہ عنہ سے ہی ایک روایت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح کی صحیح جامع الصغیر جلد دوم صفحہ ۸۶۳ حدیث نمبر ۴۷۳۲ میں بھی مرقوم ہے۔) کہ نبی کریم ﷺ جب بھی دعا مانگتے تو اپنے ہاتھ اٹھاتے (اور جب دعا ختم کرتے تو)اپنے ہاتھ اپنے چہرہ مبارک پر پھیرتے۔

(6) حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ۔**قال المسئلة ان ترفع يديك حزو منكبيك اونحو هما** ۔(ابوداؤد شریف بحوالہ مشکوۃ شریف ایضاً) کہا اللہ کے حضور دعا مانگنے کے آداب میں ایک یہ ہے کہ تو (دعا میں) دونوں ہاتھ اٹھائے کندھوں تک یا ان کے قریب۔

محترم! عاجز مسکین نے صرف چھ روایات بیان کیں ہیں ان کے علاوہ بھی کئی احادیث میں دعا کے وقت ہاتھ اٹھانا تواتر اور تسلسل سے ثابت ہے بلکہ (مزے کی بات یہ ہے کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے تو صحیح بخاری شریف میں دعا کے وقت ہاتھ اٹھانے کے متعلق باقاعدہ الگ باب باندھا ہے۔ملاحظہ فرمائیں۔''**باب رفع الايدى فى الدعا**۔'' کہ باب ہے دعا میں ہاتھ اٹھانے کا۔یعنی دعا میں ہاتھ اٹھانے کا تصور اور اس کی خاص اہمیت وضرورت ہے تو امام بخاریؒ نے اس مسئلے کو الگ باب کی صورت میں عنوان دیا۔نیز صحیح بخاری شریف کی وہ روایت جس میں ایک آدمی نے نبی ﷺ سے خشک سالی کا ذکر کیا اور دعا کی درخواست کی تو۔**فرفع رسول الله صلى الله عليه وسلم يديه يدعوا ورفع الناس ايديهم مع رسول الله يدعون** ۔(صحیح بخاری مع فتح الباری جلد ۲ صفحہ ۴۲۸) کہ نبی ﷺ نے دعا کیلئے ہاتھ مبارک اٹھائے تو صحابہ کرام (رضوان اللہ علیہم اجمعین) نے (بغیر کسی کے کہے خود ہی) نبی ﷺ کے ساتھ دعا کیلئے ہاتھ اٹھا دیئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس حدیث مبارکہ کے متعلق حافظ ابن حجر عسقلانی (رحمہ اللہ علیہ) فتح الباری جلد دوم صفحہ ۴۲۲ میں لکھتے ہیں۔ **وقد استدل به المصنف فی الدعوات علی رفع الیدین فی کل دعاء** — کہ امام بخاری رحمتہ اللہ علیہ نے اس حدیث سے ہر دعا میں ہاتھ اٹھانے پر استدلال کیا ہے۔ گویا کہ ان احادیث وروایات صحیحہ کی روشنی میں ہم یہ فیصلہ کر سکتے ہیں کہ ہر دعا میں ہاتھ اُٹھانے چاہیں۔

انکار:- ان روایات واحادیث میں تو عام موقعوں پر ہاتھ اٹھانے کا ذکر ہے۔ نماز کے بعد ہاتھ اٹھانے کے الفاظ تو ان میں سے کسی حدیث میں نہیں ہیں۔

اثبات:- مولانا محترم! میں پہلے عرض کر چکا ہوں کہ نبی ﷺ نے عام دعا مانگنے کا ایک ہی طریقہ تعلیم فرما دیا ہے جو بالکل سیدھا سا اور واضح ہے جیسا کہ پہلے جو چھ روایات صحیحہ بیان کی ہیں جو اپنے اصل اور اپنے مقصد کے اعتبار سے بھی بالکل صحیح اور واضح ہیں ان کے الفاظ پر غور کریں۔ بات بالکل روز روشن کی طرح عیاں ہو رہی ہے کہ جب نبی کریم ﷺ دعا کرتے تو ہاتھ اٹھاتے۔ نیز جب بھی ہاتھ اٹھاؤ تو سیدھے ہاتھ اٹھاؤ الٹے مت اٹھاؤ۔ نیز بروایت حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ بقول مفسر قرآن حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ ہاتھ اُٹھانا آدابِ دعا میں شامل ہے۔ (بحوالہ جات سابقہ) محترم! یہاں تو ہر دعا میں ہاتھ اٹھانے کا ذکر ہے کسی خاص وقت یا کسی خاص دعا میں ہاتھ اٹھانے یا نہ اٹھانے کی تخصیص آپ کی اپنی سوچ اور خود ساختہ تاویل ہے جس کی کسی حدیث یا صحیح روایت میں دلیل موجود نہیں۔ ہم تو ان احادیث مبارکہ اور دیگر دلائل قاہرہ کی روشنی میں اپنی دعاؤں میں ہاتھ اٹھاتے ہیں یہ دعائیں صبح ہوں یا شام' دوپہر ہوں یا رات' قبل از نماز ہوں یا بعد از نماز' انفرادی ہوں یا اجتماعی' قنوت نازلہ ہو یا وتر بعد عشاء وغیرھم۔ اب آپ احادیث کی روشنی میں ایسی فہرست تیار کر دیں کہ جس میں مسنون ثبوت ہو کہ فلاں فلاں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وقت ہاتھ اٹھانے چاہیے اور فلاں وقت نہیں اٹھانے چاہیے۔

محترم! میں عاصی، عاجز، کم علم، کم فہم جو باتیں عرض کر رہا ہوں خدا گواہ ہے پوری نیک نیتی، خلوص اور جذبہ للّٰہیت کے تحت کر رہا ہوں۔ اگر آپ اس موقف کو غلط سمجھتے ہیں تو فقط قرآن وسنت کی روشنی میں اصلاح فرما دیں اس لئے کہ آپ عالم دین اور نامور خطیب ہیں۔ جبکہ مجھے اس موقف کے صحیح ہونے کا پختہ اور کامل یقین ہے اور حقیقت یہی ہے کہ ہاتھ اٹھا کر دعا کرنے میں جو خشوع وخضوع، رقت وتحلیل اور ارتکاز پیدا ہوتا ہے وہ ہاتھ چھوڑ کر میسر نہیں آتا۔

محترم مولانا صاحب! جو چھ احادیث دعا گو عاجز نے بیان کی ہیں یہ اور ان کے علاوہ دیگر احادیث کی روشنی میں ہم کہہ سکتے ہیں کہ ان میں دعا مانگنے کا ایک اصول بتلا دیا گیا ہے اب اسی اصول کے تحت ہم مذکورہ طریقہ کے مطابق ہر دعا کریں گے اگر کسی موقع پر دعا میں ہاتھ اٹھانے کا ذکر نہیں ملتا تو آپ سمجھ لیں اور یقین کر لیں کہ یہ عمل اپنے تسلسل اور تواتر کی بنا پر محض تحصیل حاصل کے طور پر عدم ذکر کا شکار ہوا ہے ورنہ وہاں بھی لازمی ہاتھ اٹھائے ہوں گے کیونکہ وہاں اگر ہاتھ اٹھانے کا ذکر نہیں ہوگا آپ غور کریں ہاتھ چھوڑنے کا ذکر بھی نہیں ہوگا --- اور جہاں تک اصول کی بات ہے تو دین اسلام فقط ایک اصولی دین ہے ہر مسئلے کی نوعیت وضعیت یہاں ایک اصول بیان کی گئی ہے۔ جہاں اٹھنے بیٹھنے، سونے جاگنے اور بیت الخلاء تک کے طریقے بتلا دیئے گئے ہیں وہاں بہت سے مسائل میں فقط حدود کا تعین کر کے ایک اصول دیا گیا ہے اب اسی اصول کے تحت ہر موقع پر اور ہر جگہ پر ہر وقت مسلمان اعمال سنوارے گا اور طریقے اختیار کرے گا۔ مثلاً حرام کئے گئے جانوروں کی ایک اصول کے تحت ایک نشانی بتا دی گئی کہ نوکیلے دانت نکلے ہوئے، جبڑے کھنچے ہوئے ہوں اور قرآن واحادیث میں کچھ جانوروں کی نشاندہی بھی کر دی گئی لیکن جن جانوروں میں درندگی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفت پائی جائے اور ان کا قرآن وحدیث میں مذکور حرام جانوروں میں ذکر نہ ہو تو کیا فقط عدم ذکر کی بناء پر آپ ان کو حلال قرار دے سکتے ہیں؟ (جیسا کہ بھینس کا دودھ عام استعمال ہوتا ہے اس کا جواز کس حدیث میں پیش کیا جائے گا یا پھر آپ کے اصول کے مطابق حرام ہے؟) نہیں یقیناً ہم اصولی طریقے پر عمل کریں گے۔

اسی طرح جس موقع پر دعا میں ہاتھ اٹھانے کا ذکر نہیں ہے ہم وہاں بھی ان چھ روایات اور دیگر اسی طرح کی روایات کی روشنی میں دیئے گئے طریقے کے مطابق دعا کریں گے، محض عدم ذکر کی بناء پر ترک نہیں کر دیں گے۔

مزید مثال عرض کرتا ہوں ہمیں حکم ہے۔ **بلغوا عنی ولو آیه** ۔یعنی کسی کو ایک مسئلے کا علم بھی ہے تو وہ دوسروں تک پہنچائے۔ نیز۔

کنتم خیر امة اخرجت --- الایة (یعنی تمہیں بہترین امت قرار دینے کا فلسفہ ہی یہ ہے کہ تم لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے اور برائی سے روکتے ہو۔ الغرض بے شمار دلائل سے تبلیغ کرنا واضح ہے۔ اور تاجدار ختم نبوت ﷺ نے تبلیغ کسی انداز اور طریقے سے کی صحابہ اکرام (رضی اللہ عنہم) نے کس انداز اور طریقے سے کی۔ مختلف مثالیں احادیث و تاریخ میں ملتی ہے لیکن اس کے لئے کسی وقت یا جگہ کا مخصوص محض ہونا ضروری نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ایک عالم دین فجر کے بعد درس قرآن باقاعدگی سے ارشاد فرماتے ہیں۔ کسی مسجد میں مغرب کے بعد ترجمہ کلاس کی صورت میں درس ہوتا ہے کہیں عشاء کے بعد وغیرہم۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کیا نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس طرح وقت اور جگہ کا تعین کر کے بلا ناغہ باقاعدہ تبلیغ کی ہے؟ کیا نبی ﷺ نے یا صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے مغرب کے بعد باقاعدہ درس دیا؟ عشاء کے بعد باقاعدہ کلاس پڑھائی؟ تو یقیناً اس کا کوئی ثبوت نہیں ملتا؟ لیکن اب میں پوچھتا ہوں کیا اس عمل پر اعتراض کی گنجائش ہے؟ معذرت کے

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتھ اس عمل پر اعتراض صرف اس وقت ہو سکتا ہے جب آپ کے فلسفے اور سوچ کے مطابق تفہیم و عمل کی صورت میں اشکال پیدا ہوں۔ یعنی جب انسان لکیر کا فقیر ہو سطحی سوچ کا مالک ہو۔ احادیث کا ظاہری اور سطحی مفہوم قبول کرنے کا عادی ہو۔ علامہ عبدالرحمٰن واصل رحمتہ اللہ علیہ اور استاد گرامی علامہ بشیر الرحمٰن سلفی رحمتہ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے۔ کہ نوخیز علماء اسی سوچ کی پیداوار ہیں۔

تو محترم! جس طرح تبلیغ کرنے کیلئے وقت اور جگہ کے تعین کے عدم ذکر کے وجود ہم کوئی نہ کوئی طریقہ مناسب سمجھ کر اپنا لیتے ہیں اسی طرح اگر کسی مقام یا موقع پر عا میں ہاتھ اٹھانے کا عمل تحصیل حاصل کے طور پر عدم ذکر کا شکار ہو گیا ہو تو ہمیں اوپر) پہلے بیان کردہ چھ احادیث اور دیگر شواہد کی روشنی میں ہاتھ اٹھا کر دعا کرنی باہیے نہ کہ چھوڑ دینی چاہیے۔

محترم! جب تک مسائل کے مقاصد اور فلسفے کو مدنظر نہ رکھا جائے انہیں سمجھنا ان کی صحیح تطبیق کرنا محال ہے۔

﴿مزید مثال﴾ ایک مسلمان سائنسدان چاند کی سرزمین پر پہنچ جاتا ہے وہاں بتایئے وہ کس طرف منہ کر کے نماز ادا کرے گا؟ آپ کی منطق کے مطابق تو جب تک قبلہ سامنے کی جانب نہ ہو وہ بے نماز ہی رہے گا لیکن جب ہم دین اسلام کے فلسفے، مقاصد اور اصول کو دیکھتے ہیں تو وہ سائنسدان یقیناً دین اسلام کے اس اصول پر عمل کرے گا کہ۔ **وللہ المشرق والمغرب فاینما تولو افثم وجہ اللہ** ۔(البقرہ) اور مشرق و مغرب اللہ کیلئے ہے تم جس طرف چہرہ (رخ) کرو گے تو اللہ تعالیٰ موجود ہوں گے۔

یعنی جس طرف اس کا دل مطمئن ہو منہ کر کے نماز پڑھ لے اللہ تعالیٰ قبول کرلیں گے۔ اب اگر یہاں سوال اٹھایا جائے کہ یہاں تو صرف مشرق و مغرب کا تذکرہ ہے۔ چاند کا تو نہیں۔۔۔ تو ان بھلے لوگوں کو کون یہ بات سمجھائے کہ کسی مسئلے کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اصول اور فلسفے کا اطلاق اس کی وضعی حالت یا مکان و مقام کا پابند نہیں ہوتا بلکہ اصول ہر حالت ہر جگہ پر لاگو ہوتا ہے تو جس طرح قرآن کا یہ اصول ریل' جہاز' بس اور سرزمین چاند پر بھی لاگو ہوگا بعینہ پیچھے بیان کردہ چھ روایات (نبی ﷺ دعا کرتے تو ہاتھ اٹھاتے ----فرمایا جب بھی دعا کے لئے ہاتھ اٹھاؤ سیدھے اٹھاؤ نیز دعا میں ہاتھ اٹھانا آداب میں شامل ہے- (ابن عباس رضی اللہ عنہ وغیرہم) (بحوالہ سابقہ) اور دیگر شواہد کی روشنی میں ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہر دعا میں ہاتھ اٹھانے چاہیے سنت سمجھ کر' آداب دعا سمجھ کر کیونکہ ان روایات میں دعا کا ایک اصول تعلیم فرما دیا گیا ہے جسے دعا مانگتے ہوئے بھلانا نہیں چاہیے- (قارئین کرام! خاص نماز کے بعد دعا میں ہاتھ اٹھانا انشاء اللہ آئندہ گفتگو میں اگلے صفحات پر واضح ہو جائے گا اور دلائل بھی درج ہوں گے-)

انکار:- اگر دعا میں ہاتھ اٹھانا اتنا ہی ضروری ہے جتنا کہ تم کہہ رہے ہو اور واقعی آداب دعا کا حصہ ہے تو پھر بیت الخلاء جاتے ہوئے یا سفر وغیرہ کی دعا میں تم اتنے بے ادب کیوں ہو جاتے ہو کہ ہاتھ ہی نہیں اٹھاتے؟

بیت الخلاء سفر وغیرہ کی دعاؤں میں ہاتھ نہ اٹھانا:-

اثبات:- محترم مولانا صاحب! پہلی عرض تو یہ ہے کہ "دعا میں ہاتھ اٹھانا آداب دعا میں شامل ہے-" یہ میرا کلام نہیں بلکہ مفسر قرآن صحابی رسول ﷺ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے- دیکھیں (ابوداؤد شریف- بحوالہ مشکوۃ شریف تیسری فصل حدیث نمبر۴ کتاب الدعوات جلد اول) نیز بیہقی دعوات کبیر) اور دوسری عرض یہ ہے کہ مجھے ایک دوست نے بتایا کہ کسی جگہ کسی عقلمند نے یہی سوال کسی صاحب سے کیا کہ بیت الخلاء یا سفر کی دعا میں ہاتھ کیوں نہیں اٹھاتے تو صاحب موصوف نے دلچسپ جواب دیا کہ آپ بصد شوق ان مواقع پر ہاتھ اٹھایئے آپ کو انشاء اللہ کوئی منع نہیں کرے گا کیونکہ آپ کو اس وقت خود ہی علم ہو جائے گا جب حاجت براز شدید ہوگی اور آپ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

داخل لیٹرین ہوتے وقت رکیں گے اور ہاتھ اٹھانے کا اہتمام کریں گے اور پھر دعا کریں گے اور اتنے میں لیٹرین کے باہر ہی فراغت مل چکی ہوگی اور آپ کو خوب خوب علم ہو جائے گا کہ اس موقع پر ہاتھ اٹھانا کیوں ضروری نہیں۔ اور اسی طرح آپ موٹر سائیکل پہ سوار ہیں اچانک دعائے سفر یاد آئی اور آپ ہاتھ اٹھا کر دعا کا اہتمام کر رہے ہیں تو دیکھیں سامنے سے آتا ہوا ٹرک یا کنٹینر کس طرح آپ کو ''آغوش محبت'' میں لے لیتا ہے اور آپ دعا کرتے کرتے قابل دعا بلکہ قابل ترس بن جاتے ہیں ۔۔۔۔ خیر یہ ضمنًا بات آ گئی وہ صاحب جانیں اور ان کا جواب ۔۔۔۔ میں یہ عرض کروں گا کہ ان مواقع پر ہاتھ نہ اٹھانے کی جو منطق ہماری ناقص گنا ہگار عقل میں آتی ہے وہ یہی ہے کہ جو دعا اہتمام سے کی جائے گی اس میں تو ہاتھ اٹھائے جائیں گے لیکن جو دعا عام حالات اور مواقع پہ کی جائے گی اس میں ہاتھ اٹھانا ضروری نہیں ۔ بلکہ نہ اٹھانا ہی بہتر ہے مثلاً بیت الخلاء میں جاتے اور نکلتے' گھر میں داخل ہوتے اور نکلتے ۔ اسی طرح مسجد میں داخل ہوتے اور نکلتے وقت نیز سفر وغیرہ میں ۔ اس لئے کہ یہ محض دعائیہ اذکار ہیں نہ کہ خصوصی دعا ۔ یہی وجہ ہے کہ امت مسلمہ فرض نماز کے بعد بھی دعائیہ اذکار و تسبیحات سے فارغ ہو کر ہاتھ اٹھا کر سنت مصطفیٰ ﷺ کے مطابق ہی دعا کرتی چلی آ رہی ہے۔

جب دعا اہتمام سے کی جائے گی تو اس میں ہاتھ اٹھائے جائیں گے جیسا کہ احادیث سے واضح ہے مثلاً حضرت ابو عامر رضی اللہ عنہ کسی جنگ میں زخمی ہو گئے۔ خون بند نہیں ہو رہا تھا تو انہوں نے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے ذریعے بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں دعا کی درخواست بھیجی ۔ جب حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ تاجدار ختم نبوت ﷺ کے حضور درخواست لے کر حاضر ہوئے تو حدیث کے الفاظ ملاحظہ فرمائیے۔ **فدعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بماء فتوضا منه ثم رفع یدیه ---الخ ۔**

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ترجمہ﴾ رسول اللہ ﷺ نے پانی منگوایا یا وضو کیا اور ہاتھ اُٹھا کر ابو عامر (رضی اللہ عنہ) کے لئے دعا کی۔ (مسلم مع نووی جلد ۱۶ صفحہ نمبر ۶۰-۵۹ بخاری مع الفتح جلد ۱۱ صفحہ نمبر ۱۴۹)

محترم! ذرا غور فرمایئے۔ پانی منگوانا' وضو کرنا' دعا کا باقاعدہ اہتمام کرنا اور پھر ہاتھ اٹھانا۔ یہ نہ صرف قابل غور بلکہ قابل عمل پہلو بھی ہیں۔ اسی طرح جب نبی کریم رؤف الرحیم ﷺ جمرہ اولیٰ کو کنکریاں مارنے سے فارغ ہوئے تو چند قدم آگے بڑھے دعا کا اہتمام کیا اور ہاتھ اٹھا کر دعا کی حدیث کے الفاظ یوں ہیں۔

فوقف مستقبل القبلة رافعا يديه يدعوا---الخ

﴿ترجمہ﴾ آپ ﷺ نے قبلہ کی طرف منہ کیا اپنے ہاتھوں کو اٹھایا (اور اہتمام سے) دعا کی۔ (صحیح سنن نسائی جلد ۲ صفحہ ۲۴۵ حدیث نمبر ۲۸۸۸)

اسی طرح اگر تاجدار ختم نبوت ﷺ کی حیات طیبہ کو بغور دیکھیں تو یہ بات سمجھ آجائے گی کہ جہاں جہاں بھی اہتمام سے دعا کی گئی ہے وہاں ضرور ہاتھ اٹھائے گئے ہیں اگر کسی موقع پر ہاتھ اٹھانے کا ذکر نہیں ملتا تو وہ اس کی مطلق نفی پر مستلزم نہیں ہے بلکہ محض تحصیل حاصل کے طور پر ایسا ہوا ہے۔ اور اس سے مسئلے کی اہمیت اور صحت پر کوئی فرق نہیں پڑتا۔ مثلاً دیکھیں ایک آدمی دعا کی درخواست کرتا ہے۔ تو اہتمام کے ساتھ چونکہ خاص دعا کی جارہی ہے۔ لہذا نبی ﷺ نے اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے ہاتھ اٹھا کر اجتماعی دعا کی-- (بخاری) بروایت دیگر ایک آدمی نے دشمنوں کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے ہاتھ اٹھا کر دعا کی---- حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم پر اپنی بیوی اور بچے کو تنہا بیاباں میں چھوڑا اور واپسی پر مقام ثنیہ پہ بیت اللہ کی طرف منہ کر کے ہاتھ اٹھا کر دعا کی۔ (بخاری) الغرض بے شمار مقامات کہ جہاں اہتمام سے دعا ہے تو ہاتھ اٹھانے کا ذکر بھی ہے۔

اِن دلائل قاہرہ موقف حقہ سے یہی ثابت ہوا کہ جب بھی اہتمام سے اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باقاعدہ دعا کی جائے گی تو ہاتھ اٹھائے جائیں گے جو کہ بقول حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ آداب دعا میں شامل ہے۔ جبکہ مسجد' گھر' بیت الخلاء میں داخل ہوتے اور نکلتے وقت اور سفر وغیرہ میں چونکہ بغیر اہتمام کے دعا کی جاتی ہے لہذا ہاتھ نہیں اٹھائے جاتے اور راہ چلتے چلتے ان دعائیہ اذکار کے لئے ہاتھ اٹھانا یوں بھی عقل و منطق کے منافی ہے۔

اس ضمن میں ایک بات اور ذہن میں آئی تو عرض کرتا چلوں کہ حضرت علی مرتضٰی (رضی اللہ عنہ) کا قول ہے۔ **كل دعاء محجوب حتى يصلى على النبي صلى الله عليه وسلم** (السلسلۃ الصحیحہ نمبر ۲۰۳۵)

﴿ترجمہ﴾ کوئی دعا اس وقت تک قبول نہیں ہوتی جب تک اس میں نبی کریم ﷺ پر درودِ پاک نہ بھیجا جائے۔

محترم! اس سے مراد بھی وہی دعا ہے جو اہتمام سے ہاتھ اٹھا کر کی جائے گی ۔ورنہ بیت الخلاء یا گھر میں داخل ہونے اور نکلنے نیز سفر و طعام کی دعاؤں میں تو درودِ پاک نہیں پڑھا جاتا۔

معلوم یہ ہوا بلا اہتمام اور با اہتمام دعاؤں کی صورت ظاہرہ میں فرق ہے۔

انکار:۔ اگر تمہاری منطق کو تسلیم کیا جائے تو بتاؤ کہ نماز کے آخری تشہد میں سلام پھیرنے سے پہلے جو دعائیں کی جاتی ہیں اور یہ وقت یا موقع بھی خاص دعاؤں کا ہے اور یہاں اہتمام کے ساتھ زیادہ سے زیادہ دعائیں کی جاتی ہیں۔ یہاں ہاتھ کس اصول کے تحت نہیں اٹھائے جاتے؟

اثبات:۔ آپ نے شاید اپنے ترکش کا زبردست تیر چھوڑا ہے لیکن جیسا کہ میں پہلے بھی عرض کر چکا ہوں کہ میں قرآن و سنت کی بنیاد پر سمجھنا چاہتا ہوں لہذا عاجز فقیر نے جتنی بھی گفتگو کی ہے۔قرآن وحدیث کے حوالوں سے کی ہے اور آپ کے اس اعتراض کا جواب بھی حدیث مبارکہ میں ہے کہ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

(1) انه رای رجلا رافعا يديه يدعو قبل ان يفرغ من

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صلوته فلما فرغ منها قال ان رسول الله لم يكن يرفع يديه حتى يفرغ من صلوته (رجالہ ثقات)

﴿ترجمہ﴾ حضرت عبداللہ زبیر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ نماز سے فارغ ہونے سے پہلے (سلام پھیرنے سے پہلے) ہی ہاتھ اٹھا کر دعا کرنے لگا (یعنی تشہد میں) آپؓ نے اسے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ تو نماز کے بعد دعا کیلئے ہاتھ اٹھایا کرتے تھے

۔(اس حدیث کے راوی ثقہ ہیں۔شرح ترمذی شریف تحفۃ الاحوذی صفحہ نمبر ۲۴۵ جلد اول۔مجمع الزوائد معجم الطبرانی اور فتاویٰ ثنائیہ صفحہ نمبر ۵۱۱ جلد اول) اس اصول کے تحت تشہد میں ہاتھ نہیں اٹھائے جاتے۔

انکار:۔ ٹھیک ہے میں مان لیتا ہوں کہ دعا میں ہاتھ اٹھانا بہتر اور افضل عمل ہے نیز آداب دعا میں شامل ہے لیکن میرا سوال پھر وہی ہے کہ چونکہ نبی ﷺ اور صحابہ رضی اللہ عنہم سے نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنے کے الفاظ نہیں ملتے لہذا ہم بھی نہیں اٹھاتے۔اگر ایسے الفاظ ثابت ہو جائیں تو مان لیں گے۔

فرض نماز کے بعد دعا میں ہاتھ اٹھانا

اثبات:۔ محترم مولانا صاحب! جس طرح آپ فرضوں کے بعد دعا کی اہمیت اور دعا میں ہاتھ اٹھانے کی ضرورت وفضیلت کو بزور دلائل تسلیم کر چکے ہیں۔انشاء اللہ بزور دلائل آپ تسلیم کریں گے کہ نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دُعا کرنا سنت مصطفیٰ ﷺ ہے اس سلسلے میں احادیث ملاحظہ فرمائیں۔

(2) عبدالرحمٰن محدث مبارکپوری رحمہ اللہ علیہ نے شرح ترمذی شریف تحفۃ الاحوذی جلد اول صفحہ نمبر ۲۴۶ پر یہ حدیث بلا توثیق سند بیان کی ہے اور البلاغ المبین صفحہ ۲۶۰۔صلوٰۃ الرسول مولانا صادق سیالکوٹی صفحہ ۲۶۷ پر بھی درج ہے نیز اس روایت کو بانیِ تحریکِ عمل بالحدیث فی ہندوستان شیخ الکل سید نذیر حسین محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ۔وزیر اسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمتہ اللہ علیہ، مولانا نواب صدیق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حسن خان رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا شرف الدین دھلوی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی بیان کیا ہے۔ حدیث یہ ہے۔

حضرت اسود بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میرے والد محترم نے تاجدار ختم نبوت ﷺ کے پیچھے نماز فجر ادا کی۔ **فلما سلم انحرف ورفع یدیه ودعا** ۔ جب نبی اکرم ﷺ نے سلام پھیرا اور حالتِ نماز سے نکلے تو ہاتھ اُٹھا کر دعا کی۔

(3) اسی طرح ایک اور روایت جسے شرح ترمذی شریف تحفۃ الاحوذی میں ہی حافظ عبدالرحمٰن محدث مبارکپوری رحمہ اللہ علیہ نے جلد اول صفحہ ۲۴۵ میں بیان کیا اور قرآن پاک کی مایہ ناز' ثقہ ترین اور قدیم سلفی تفسیر' ابن کثیر میں جلد اول صفحہ ۵۴۲ پہ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے بھی بیان کیا۔ اس روایت کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ **ان رسول الله رفع بعد ما سلم و فی روایته کان یدعوافی دبر صلوة الظهر** ۔ یعنی رسول اللہ ﷺ نماز ظہر کے بعد بھی ہاتھ اٹھا کر دعا کیا کرتے تھے۔

(4) ایک مرسل روایت الزہد والرقائق صفحہ ۱۱۵۴ پر عبداللہ بن مبارک نے بیان کی ہے۔ **عن علقمه بن مرثد و اسماعیل بن امیه قالا ان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا یفرغ من الصلوة یرفع یدیدملعقا بهما ویدعو** ۔۔الخ

﴿ترجمہ﴾ علقمہ بن مرثد اور اسماعیل بن امیہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز سے فارغ ہوتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو باہم جھوڑ کر اٹھاتے اور دعا کرتے۔

جبکہ ایک روایت ان الفاظ میں بھی ملتی ہے۔

کان اذا افرغ من صلاته رفع یدیه وضمهما وقال رب غفر لی قدمت ۔۔۔الخ ۔۔یعنی نبی ﷺ نماز سے فارغ ہوتے تو ہاتھ اٹھاتے اور باہم ملاتے اور فرماتے۔ اے اللہ! مجھے بخش دے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک مزید حدیث فرض نماز کے بعد دعا کی اہمیت کے متعلق عرض کرتا ہوں۔

(5) عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال مامن عبد عبد بسط کفیه فی دبر کل صلوۃ ---- الخ۔

(شرح ترمذی تحفۃ الاحوذی صفحہ ۲۴۵ جلد اول)

﴿ترجمہ﴾ جو شخص ہر (فرض) نماز کے بعد اللہ تعالیٰ کے حضور ہاتھ پھیلا کر دعا کرے گا اللہ تعالیٰ اسے نامراد نہیں لوٹائیں گے۔

مولانا محترم! کیا اس مسئلے کو سمجھنے کے لئے یہ دلائل کافی نہیں ہیں۔ جس طرح عاجز فقیر نے پہلے دعا میں ہاتھ اٹھانے کا مسئلہ چھ احادیث سے ثابت کیا تھا۔ اسی طرح اب بھی نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا کرنے کو پانچ احادیث کی روشنی میں سنت ثابت کیا ہے۔ جبکہ علاوہ ازیں روایات بھی تائید میں ملتی ہیں۔

سمجھ میں نکتہ دُعا آ تو سکتا ہے
دماغ میں سودائے انکار ہو تو کیا کہیے

انکار:- پہلی بات تو یہ ہے کہ اسود بن عامر رضی اللہ عنہ والی روایت جو تم نے بیان کیا ہے اس کے متعلق تم نے خود ہی کہا ہے کہ عبدالرحمٰن محدث مبارکپوری رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی سند سے لاعلمی ظاہر کی ہے تو جس روایت کی سند ہی نہیں ملتی ہم اسے تسلیم کیوں کریں؟ اور دوسری بات یہ ہے کہ باقی روایات سب بھی سنداً عدم قوت کی حامل ہیں اور ہم صرف صحیح اور قوی روایت تسلیم کریں گے۔

ضعیف روایات سے استدلال

اثبات:- محترم! اس پُرفتن دور میں بدقسمتی سے ہم نے ہر چیز کی اقدار تبدیل کردی ہیں ہر بات کو سمجھنے کے لئے ہم نے خودساختہ معیار مقرر کررکھے ہیں اور جو بات ہمارے معیار پہ پوری نہ اترے۔ ہم بے رحمی سے اسے ردّ کردیتے ہیں۔ جبکہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حقیقت یہ ہے کہ دین کے معاملے میں خصوصاً کسی انسان کا معیار کوئی حیثیت نہیں رکھتا اور یہی وہ نکتہ لطیف ہے کہ جسے نہ سمجھ کر مقلدین جہالت اور گمراہی کا شکار ہیں- اور حقیقت یہ ہے کہ اسی ''شان بے نیازی'' کی کوکھ سے تقلید جیسی قبیح اور غلیظ سوچ وفکر نے جنم لیا ہے- آج مقلدین نے بھی اصول حدیث' حجیت حدیث' فہم حدیث اور اصول فقہ میں محدثین اسلاف کے معیار میں فقط اس لئے تبدیلی کر دی ہے کہ ان کے خود ساختہ نظریات کا ردّ ہوتا تھا اور یہی جرم آج ہماری جماعت کے بعض ''قابل احترام بزرگ'' کر رہے ہیں- اب دیکھیں آپ نے اس مہتم بالشان مسئلہ دعا بعد صلوٰۃ مکتوبہ کو محض اس وجہ سے بے دردی سے ردّ کر دیا ہے کہ یہ قبول حدیث کے اس خود ساختہ استنادی معیار پہ پورا نہیں اترتا- جو ہمارے آج کے بعض لائق اکرام اور معزز علماء نے وضع کیا ہے-

محترم! آپ کا ان تمام احادیث کو ضعیف کہنا بھی زیادتی ہے کیونکہ اگر کسی حدیث میں کہیں ضعف ہے بھی تو وہ معمولی درجے کا ہے جبکہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ والی حدیث میں قطعاً کوئی ضعف اور تردد نہیں ہے- بالکل صحیح حدیث ہے اور یہ صحیح حدیث بقیہ احادیث کے معمولی ضعف کا خاتمہ کر دیتی ہے-

اسود بن عامر رضی اللہ عنہ والی روایت کی سند پہ آپ کا اعتراض' اعتراض کی حد تک تو واقعی درست ہے لیکن اس کا جواب میں آپ کو استاد گرامی مفسر قرآن حضرت علامہ بشیر الرحمٰن سلفی رحمتہ اللہ علیہ کی مایہ ناز کتاب ''روح عبادت الدعا'' کے ایک اقتباس سے دیتا ہوں- بلکہ آپ خود صفحہ نمبر ۱۹-۱۸ کا مطالعہ کر لیں- اقتباس ملاحظہ ہو-

> ''صاحب تحفۃ الاحوذی نے اس کی سند سے لاعلمی کا اظہار کیا ہے- اور فرمایا ہے کہ اس کی توثیق وتضعیف ناممکن ہے- شارح نے جس کتاب کے حوالے سے اپنی لاعلمی کا اظہار کیا ہے اس کے بہت سے نسخے دنیا کے مختلف علاقوں سے ملتے ہیں- کسی میں حدیثیں کم اور کسی میں زیادہ- ہوسکتا ہے کہ مولانا عبدالرحمٰن مبارکپوری رحمتہ اللہ علیہ والے نسخے میں یہ حدیث موجود نہ ہو- (جیسے مصری اور ہندوستان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مطبوعہ بخاری شریف کے ابواب میں فرق ہے- نیز مختلف نسخوں میں احادیث بھی کم وبیش)اور کسی دوسرے نسخے میں وہ حدیث موجود ہو- لہذا یہ کہنا غلط ہوگا کہ اس کی سند ہے ہی نہیں یا یہ حدیث موجود ہی نہیں ہے-

اس حدیث کو بیان کیا ہے سید نذیر حسین محدث دہلویؒ- نواب صدیق حسن خانؒ- مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ- مولانا شرف الدین دھلویؒ صاحبان نے -- کیا انہوں نے اسے بلا تحقیق ہی لکھ دیا ہے- ہرگز نہیں- صاحب تحفۃ الاحوذی کو اگر سند نہیں ملی تو کیا ہوا- مذکورہ بالا بزرگ اس حدیث کو قابل استدلال بیان فرما رہے ہیں لہذا یہ حدیث درست ہے اور قابل عمل ویقین ہے-

بصورت دیگر اسے سند نہ ملنے کی بناء پر ضعیف ہی کیوں کہا جائے جبکہ سند مل جانے کی صورت میں ثقہ اور صحیح بھی تو ہوسکتی ہے- بس صرف اس خیال سے کہ اس کی سند نہیں ملتی- یہ حدیث ضعیف نہیں ہوسکتی- زیادہ سے زیادہ اس کے دونوں پہلو یکساں ہیں- اور عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ والی صحیح حدیث کی موجودگی میں اس کا اعتبار اور ثقاہت زیادہ قرین قیاس ہے-'' (صفحہ ۱۸-۱۹)

اب رہا آپ کا دوسرا اعتراض کے بقیہ روایات بھی ضعیف ہیں تو حقیقت یہی ہے کہ دین اسلام کی اصل روح کو سمجھنے کے لئے قدیم مورخین کا ضعیف روایات کے متعلق اصول سمجھنا بہت ضروری ہے اگر ہم اس اصول کو نہیں سمجھیں گے اور اسے نہیں اپنائیں گے تو یہ دین محض نماز' روزے' زکواۃ اور داڑھی رکھنے' ٹخنے ننگے کرنے تک محدود رہ جائے گا- اگرچہ یہ تمام اعمال بھی اپنی جگہ عظیم المرتبت ہیں- اب ضعیف روایات کے قبول وتردد کے حوالے سے اسلاف محدثین کا اصولی مسلک کیا تھا- ذرا توجہ فرمائیں ابھی جو میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ والی حدیث بیان کی ہے کہ- **رفع بعد ما سلم** یعنی نبی ﷺ سلام پھیرنے کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے تھے تو اسے بیان کرنے کے بعد حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ تفسیر ابن کثیر جلد اول صفحہ ۵۴۲ یہ اس کے معمولی- مگر قابل قبول ضعف کو یوں بیان کرتے ہیں- **ولهذا الحديث شاهد في الصحيح من غير هذا الوجه** -- یعنی اس حدیث کے شواہد بالکل صحیح ہیں- اب وہ لائق صد احترام بزرگ جو ضعیف روایات کو شجر ممنوعہ سمجھتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ ان سے استدلال گناہ اور بدعت جانتے ہیں اور وہ جو لکیر کے فقیر ظاہر پرست ہیں اگر ان کا بس چلے یا ان کو سر بزم رسوائی کا ڈر نہ ہو تو حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ علیہ جیسے مفسر' محدث اور مورخ پر بھی تنقید اور جرح کے گھوڑے دوڑائیں۔ جس طرح کہ مولانا صادق سیالکوٹیؒ کی کتب کی تخریج لکھ کر کوئی قابل ستائش کارنامہ تو سرانجام نہ دیا۔ البتہ ان کی پُر تاثیر مقبولیت کو ختم کرنے کی ناکام کوشش کی گئی۔ احادیث کی استنادی حیثیت کی توثیق وتضعیف کے حوالے سے جو اصول اہل فن' اہل علم' محدثین نے وضع کئے ہیں انہیں اصولوں کے مطابق ان حدیثوں کو مسلک اہلحدیث کے سرخیل علماء نے قبول کیا ہے جس میں حافظ ابن کثیرؒ ' بانی تحریک عمل بالحدیث فی ہندوستان شیخ الکل میاں نذیر حسین محدث دھلویؒ' مولانا عبدالرحمٰن محدث مبارکپوریؒ' مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ' مولانا سید شرف الدین دھلویؒ' مولانا نواب صدیق حسن خانؒ' حضرت عبداللہ محدث روپڑیؒ' مولانا اسماعیل سلفیؒ' مولانا عطاء اللہ حنیفؒ' مولانا صادق سیالکوٹیؒ ' مولانا ابراہیم میر سیالکوٹیؒ ' حافظ محمد محدث گوندلویؒ' مولانا محی الدین لکھویؒ ' علامہ احسان الٰہی ظہیر شہیدؒ ' رئیس المناظرین حافظ عبدالقادر روپڑیؒ نیز مولانا صفی الرحمٰن مبارکپوری اور مولانا ارشاد الحق اثری دامت برکاتہم وغیرہ شامل ہیں۔ جبکہ یہ فہرست بہت طویل ہے۔ تعجب یہ کہ کسی پرانے عالم کو جو بات سمجھ نہ آئی وہ آج کے اصحاب تقویٰ کو سمجھ آ گئی۔

انکار:- اس فہرست میں بے شک ہزاروں علماء ہوں ہم کسی بڑے سے بڑے عالم کے بھی مقلد نہیں ہیں۔ ہم تو صرف حدیث اور قرآن کو جانتے ہیں۔ لہذا ہمارے ساتھ اسی حوالے سے بات کرو۔

اثبات:- جی ہاں۔ میں کب کہتا ہوں کہ کسی کی تقلید کریں۔ بلکہ صحیح احادیث کے مقابلے میں تقلید جیسے گناہ کبیرہ اور لعنت کثیرہ سے شدید نفرت ہمارے ایمان بالرسالت کا حصہ ہے۔ آپ پہلے مجھ فقیر ضعیف کی بات تو پوری سن لیں پھر کوئی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اعتراض کیجئے گا۔

استاد گرامی مولانا بشیر الرحمٰن سلفی رحمتہ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ انکار دعا کے مسئلہ میں شدت احناف کے طرزِ عمل کی بناء پر پیدا ہوئی ہے کہ وہ اگر سلام پھیرتے ہی بغیر تسبیحات واذکار دعا کے لئے ہاتھ اٹھالیتے ہیں تو اہلحدیثوں میں ردعمل کے طور پر دعا کے ساتھ ساتھ تسبیحات واذکار بھی معدوم ہوتے جارہے ہیں۔ یعنی دونوں اپنی اپنی جگہ پر غلطی کے مرتکب ہیں----اگر آج سابقہ علماء کرام کی تحقیق وطریق اور قبولِ روایت کے اصول کو ردّ کیا جارہا ہے تو یہ بھی یقیناً نبی اکرم ﷺ کے فرمان کی تصدیق ہے۔یعنی۔**لعن اخر هذه الامته اولها** (الحدیث) بعد میں آنے والے پہلے گزرے ہوئے (علماء) کی تحقیق وتعلیم کا انکار کریں گے اور یہ قیامت کی نشانی ہے۔ ایک مرتبہ ایک عالم دین فرمارہے تھے ''صد بار افسوس کہ ضعیف احادیث کے قبول یا ترک کے تمام سلفی وفنی اصولوں کو آج کے عاقبت نااندیش علماء ردّ کر رہے ہیں۔''

اور ہمارے ایک دوست اس موقع پر پوچھا کرتے ہیں ''کیا کوئی ضعیف حدیث ان حلوہ خور ملاؤں کے ایمان سے بھی زیادہ ضعیف ہے۔'' نہ معلوم ان کو اس سوال کا جواب ملا ہے یا نہیں۔ اور اسی طرح گزشتہ دنوں ہماری جماعت کے بزرگ محقق عالم دین مولانا صفدر عثمانی صاحب جو سابقہ دیوبندی اور معروف مصنف ہیں۔عثمانیہ مسجد ماڈل ٹاؤن میں تشریف فرما تھے۔ حدیث کے ضعف اور قوت کی بات ہوئی تو خوشگوار موڈ میں مجھے فرماتے ہیں کیا کسی کا باپ بوڑھا ضعیف ہو جائے تو اس کو گھر سے نکال دینا چاہیے؟ تین ماہ قبل عاجز' حقیر فقیر دُعا کی درخواست اور زیارت کی تمنا لئے۔ بقیۃ السلف' ولی کامل' شمس العارفین حضرت حافظ یحییٰ عزیز میر محمدی دامت برکاتہم عالیہ کی خدمت میں مرکز البدر' بھائی پھیرو بونگاں بلوچاں حاضر ہوا۔ اس دوران حضرت حافظ صاحب دامت برکاتہم نے فرمایا کہ دوران وضو یہ دُعا پڑھا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرو- **اللهم اغفرلي ذنبي ووسع في داري وبارك لي في رزقي** -عاجز نے عرض کیا- حضرت! میں یہ دعا پڑھتا ہوں اور مولانا عطاء اللہ حنیف رحمتہ اللہ علیہ کی کتاب ''پیارے رسول کی پیاری دعائیں'' میں بھی مذکور ہے- لیکن فلاں علماء نے کہا کہ یہ ضعیف روایت ہے- لہذا انہیں پڑھنی چاہیے- تو حضرت حافظ صاحب فرمانے لگے کسی کے پاس جب کوئی جھوٹا آدمی آ کر کہتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے تو کیا مکا مار کر اس کا ناک پھاڑ دیا جائے گا-'' عرض کیا نہیں- فرمانے لگے یقیناً دیکھا جائے گا کہ یہ شخص خود تو غلط ہے کیا یہ بات جو کہہ رہا ہے یہ بھی غلط ہے یا صحیح؟ اور فرماتے ہیں دنیا کا ایک عام اصول ہے- ''بات دیکھو بات کرنے والے کو نہ دیکھو-'' یہی بات بعض دوست یوں کہتے ہیں ''مولوی جو کہتا ہے اس پر عمل کرو جو کرتا ہے اس پر نہیں-'' اکثر لوگ یوں بھی کہتے سنے گئے کہ غیر مسلم کہتے ہیں کہ مسلمانوں (کے عمل و کردار) کو دیکھیں تو اسلام غلط اور تنگ دین ہے لیکن جب قرآن کو پڑھیں تو پتہ چلتا ہے کہ اسلام سے بہتر اور سچا دین کوئی نہیں-

محترم مولانا صاحب! آپ نے فرمایا کہ یہ احادیث ضعیف ہیں ہم نہیں مانتے تو میں عاجز فقیر بھی اس بات کا قائل ہوں کہ صحیح روایات سے ہی استدلال کیا جائے- لیکن اب اس کی مختلف صورتیں ہیں مثلاً اہل فن علماء کرام فرماتے ہیں کہ

☆ موضوع روایات قطعی متروک ہیں (یعنی جھوٹی، من گھڑت) اور انہی موضوعات پر بدعتی مسلک کی عمارت کھڑی ہے-

☆ تمام معاملات میں صحیح روایت کے مقابلے میں کسی سطح کی موضوع یا ضعیف روایت قطعی ناقابل قبول ہے- (جیسا کہ دیوبندی بریلوی حضرات قبول کر لیتے ہیں)

☆ اعمال وفضائل کے معاملات میں معمولی ضعیف روایت سے استدلال جائز ہے- بشرطیکہ کسی صحیح حدیث سے ٹکراؤ نہ ہو-

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ ایک سے زائد معمولی ضعیف روایات مل کر درجہ حسن کو پہنچ جاتی ہیں۔

☆ تعامل امت (یعنی امت کا مسلسل چلا آنے والا عمل) بذات خود ایک قوی دلیل ہے جو عدم ذکر پہ اثبات ہے۔

☆ اجماع امت بھی بذات خود مضبوط دلیل ہے۔

انکار :- ایک سے زائد ضعیف روایات مل کر حسن کے درجہ کو نہیں پہنچیں گی بلکہ ان کا ضعف مزید شدید ہو جائے گا اور وہ زیادہ نا قابل قبول ہوں گی۔

اثبات :- محترم! آپ ان کی کثرت کا نزلہ ان کے ضعف پر نہ گرائیں۔ بلکہ آپ اس طرح سمجھیں کہ ایک ضعیف آدمی ایک من وزن نہیں اٹھا سکتا تو ایک سے زائد ضعیف افراد مل کر وہ وزن اٹھا لیں گے ضعیف افراد کے زیادہ ہو جانے سے ان کی قوت بڑھی ہے نہ کہ ضعف۔ معذرت کے ساتھ آپ ہر بات کے منفی پہلو کی طرف نہ جائیں بلکہ مثبت پر بھی غور کریں۔ یہ باتیں میری خود ساختہ تو ہیں نہیں۔ دیکھئے حافظ ابن قیم رحمہ اللہ علیہ مختلف ائمہ کرام کا اجماع بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

ليس المراد بالضعيف عنده الباطل ولاالمنكر بل الحديث الضعيف عنده قسيم الصحيح و قسم من اقسام الحسن -(اعلام الموقعین صفحہ نمبر ۳۱-جلد اول)

﴿ترجمہ﴾ اہل علم کے نزدیک ضعیف حدیث سے مراد ایسی قابل انکار روایت نہیں ہے کہ جو باطل ہو منکر ہو یا مردود ہو بلکہ ائمہ کرام' محدثین اہل علم کے نزدیک ضعیف حدیث سے مراد یہ ہے کہ وہ بھی صحیح روایات کی اقسام میں حسن کا درجہ رکھتی ہیں۔ نیز عمل وقول میں یوں رقمطراز ہیں۔

ليس احدمن الائمة الاهو موافقه على هذا الاصل -

یعنی آئمہ دین میں سے کوئی بھی اہلحدیث امام اس مسئلے میں اس موقف اور اصول کا مخالف نہیں ہے بلکہ بھی (ضعیف احادیث وروایات سے استدلال کے)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس اصول کے قائل اور موافق ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ علیہ کتاب العلل میں فرماتے ہیں۔

قدروی غیر واحد من الائمة عن الضعفاء ۔یعنی ضعیف لوگوں سے تو اکثر آئمہ حدیث نے استدلال کیا ہے۔

محترم! ضعیف روایات علماء متاخرین (حاضرین) کے خود ساختہ معیار اور اصول کے مطابق واقعی اگر شجر ممنوعہ ہوتیں تو علماء متقدمین اپنی کتابوں میں ان سے استدلال نہ کرتے۔مثلاً ہر اہلحدیث مدرسے کے نصاب میں شامل بلوغ المرام من ادلة الاحکام میں حافظ ابن حجر عسقلانی رحمتہ اللہ علیہ نے بے شمار مقامات پر مسلک محدثین کی تائید میں بے شمار ضعیف احادیث سے استدلال کیا ہے۔اور اگر علمائے متقدمین کے اس فطری اور عین حقیقی اصول و معیار کو چھوڑ کر علمائے متاخرین کے جدید معیار کو اپنا لیا جائے تو منکرین حدیث کے لئے بے باکی کے دروازے کھل جاتے ہیں اور ان کے شر سے حدیث اور اہل حدیث کا تحفظ مشکل ہو جاتا ہے۔لہذا خدارا منکرین حدیث کو موقع نہ دیا جائے کہ وہ دین اسلام کو بازیچۂ اطفال بنالیں۔ میں علیٰ وجہ البصیرت اپنے ان بزرگوں، معزز و محترم علماء کی خدمت میں بصد ادب گزارش کروں گا کہ اپنی اس نادانی پر مبنی مصلحت کو چھوڑ دیں کیونکہ نادان دوست بہر حال خطرناک ہوتا ہے۔

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ۔ امام ولی الدین محمد بن عبداللہ الخطیب العمری رحمتہ اللہ علیہ مصنف مشکوٰۃ، حافظ ابن قیمؒ۔ امام نوویؒ۔حافظ ابن حجر عسقلانی رحمتہ اللہ علیہ۔شاہ ولی اللہ رحمتہ اللہ علیہ اور دیگر جمہور نے اپنی اپنی تصانیف میں ضعیف روایات سے استدلال کیا ہے۔متاخرین میں بھی حافظ محدث گوندلویؒ۔داؤد غزنویؒ۔ مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ۔عبداللہ محدث روپڑیؒ۔مولانا صادق سیالکوٹیؒ۔مولانا اسماعیل سلفیؒ۔امام عبدالجبار غزنویؒ امام عبدالستار دھلویؒ اور دیگر بھی ضعیف روایات سے استدلال کے قائل و فائل ہیں۔درحقیقت تمام محدثین، اہل علم، اہل فن، آئمہ حدیث نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

استدلال کے لئے ضعیف روایات بیان کی ہیں۔ جیسے امام بخاریؒ نے بھی بخاری شریف کے ترجمۃ الباب میں ضعیف روایات کو تائید کے لئے بیان کیا ہے۔ اب آپ مجھے فرمائیے کیا یہ سب علماء و محدثین معاذ اللہ نادان، بے سمجھ یا غیر ذمہ دارانہ طبع کے مالک تھے؟ نہیں ہرگز نہیں۔ بلکہ وہ سب اور ان کا موقف بالکل صحیح تھا۔ مگر افسوس کہ آج ہم اور ہماری سوچ و فکر کے زاویئے غلط ہو گئے۔

اجماع و تعامل امت :۔ محترم! حقیقت یہی ہے کہ اہل علم نے اجماع امت اور تعامل امت کو بھی بجائے خود ایک دلیل مصدقہ تسلیم کیا ہے۔ اور اس کے جواز میں قرآن حکیم کی واضح آیت بھی موجود ہے۔

ومن يشاقق الرسول من بعد ماتبين له الهدى ويتبع غير سبيل المومنين نوله ماتولى ونصله جهنم وساء ت مصيرا ۝ (پارہ ۵ سورہ النساء آیت نمبر ۱۱۵)

﴿ترجمہ﴾ جو شخص راہِ ہدایت واضح ہونے کے باوجود رسولِ خدا (ﷺ) کی مخالفت کرے۔ اور جس طریقے پر مومنین کاربند ہیں۔ (یعنی امت کا اتفاق ہے) اسے چھوڑ کر کسی دوسرے (نئے یا خود ساختہ) طریقے پر چلے تو جس (نئی) طرف اس کا رجحان ہوگا۔ ہم اسے اسی طرح متوجہ کر دیں گے۔ (اس کے اس عمل کے نتیجے میں) اسے جہنم میں ڈال دیں گے جو کہ بہت ہی بری جگہ ہے۔

اس آیت کی تفسیر میں مولانا صلاح الدین یوسف لکھتے ہیں:۔ "ہدایت کے واضح ہو جانے کے بعد رسول اللہ ﷺ کی مخالفت اور مومنین کا راستہ چھوڑ کر کسی اور راستے کی پیروی دین اسلام سے خروج ہے جس پر یہاں جہنم کی وعید فرمائی گئی۔

رسول ﷺ کی مخالفت اور غیر سبیل المومنین کا اتباع دونوں حقیقت میں ایک ہی چیز کا نام ہیں۔ اس لئے صحابہ کرام کے راستے سے انحراف بھی کفر و ضلال ہی ہے۔ بعض علماء نے سبیل المومنین سے مراد اجماع امت لیا ہے یعنی اجماع امت سے انحراف بھی کفر ہے۔

اجماع امت کا مطلب ہے کسی مسئلہ میں امت کے تمام (یا جمہور) علماء و فقہاء کا اتفاق۔ یا کسی مسئلے پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

دلیل نہیں کوئی فتویٰ نہیں- بس قوت علم صرف ہو رہی ہے تو نماز کے بعد ہاتھ اُٹھانے پر' دُعا کرنے پر (الامان والحفیظ)

(2) نبی کریم ﷺ نے فرمایا عیدین کے اجتماع میں حیض والی عورتیں (جو نماز میں نہیں آسکتی) دعا میں ضرور شرکت کریں- اب شرکت تو اجتماعی عمل میں کی جاتی ہے- یہاں اجتماعی عمل یعنی دعا کی صورت' طریقہ کیا ہے؟ حدیث سے ثابت کریں- آپ کے اصول کے مطابق حدیث کے الفاظ ہونے چاہیں-

(3) جب مردے کو دفن کردو تو قبر پر اس کے لئے دعا کرو تا کہ سوال جواب کا مرحلہ آسان ہو- (الحدیث) اب یہاں دعا کا مسنون طریقہ کیا ہے؟ حدیث سے ثابت کریں- حدیث کے الفاظ ہونے چاہیں-

(4) رکوع سے اُٹھ کر جب کھڑے ہوں تو سجدے میں جانے سے پہلے ہاتھ باندھے جائیں یا کھلے چھوڑے جائیں- سنت کیا ہے؟ حدیث سے ثابت کریں-

(5) ایک ہی گلی میں کئی کئی مساجد ہیں- مختلف مسالک کی ہوں تو بات ذرا مختلف ہے لیکن اہلحدیث مسلک کی مسجدیں جہاں پانچ وقت اذان' باجماعت نماز اور خطبہ جمعہ بھی ہوتا ہے ایک ہی گلی یا محلے میں ہوں تو کیا نبی ﷺ کے دور میں اس طرح قریب قریب مساجد تھیں؟ یہاں یہ کہا جاسکتا ہے کہ اس وقت آبادی اس قدر زیادہ نہ تھی- لیکن کیا قرآن وحدیث میں ایک مسجد سے دوسری مسجد کے درمیان فاصلے کا تعین کیا گیا ہے؟

(6) نماز اول وقت پہ ادا کرنی ضروری ہے- (الحدیث) اب یہ بتایئے کہ ہر نماز میں اول وقت کی مقدار کتنی ہے؟ حدیث کے الفاظ پیش کیجئے-

(7) آپ کی مسجد میں نماز مغرب کے بعد باقاعدہ درس ہوتا ہے- قریبی مسجد میں فجر کے بعد- آپ یہ فرمایئے تبلیغ یا درس کا طریقہ سنت کے مطابق کیا ہے؟ کس وقت دینا چاہیے- کیا نبی ﷺ روزانہ اس طرح درس دیتے تھے؟

(8) کسی مسجد میں خطبہ جمعہ آدھا گھنٹہ ہوتا ہے تو کسی میں ایک یا ڈیڑھ دو گھنٹے

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

دلیل نہیں کوئی فتویٰ نہیں۔ بس قوت علم صرف ہو رہی ہے تو نماز کے بعد ہاتھ اُٹھانے پر، دُعا کرنے پر (الامان والحفیظ)

(2) نبی کریم ﷺ نے فرمایا عیدین کے اجتماع میں حیض والی عورتیں (جو نماز میں نہیں آ سکتی) دعا میں ضرور شرکت کریں۔ اب شرکت تو اجتماعی عمل میں کی جاتی ہے۔ یہاں اجتماعی عمل یعنی دعا کی صورت، طریقہ کیا ہے؟ حدیث سے ثابت کریں۔ آپ کے اصول کے مطابق حدیث کے الفاظ ہونے چاہیں۔

(3) جب مردے کو دفن کر دو تو قبر پر اس کے لئے دعا کرو تا کہ سوال جواب کا مرحلہ آسان ہو۔ (الحدیث) اب یہاں دعا کا مسنون طریقہ کیا ہے؟ حدیث سے ثابت کریں۔ حدیث کے الفاظ ہونے چاہیں۔

(4) رکوع سے اُٹھ کر جب کھڑے ہوں تو سجدے میں جانے سے پہلے ہاتھ باندھے جائیں یا کھلے چھوڑے جائیں۔ سنت کیا ہے؟ حدیث سے ثابت کریں۔

(5) ایک ہی گلی میں کئی کئی مساجد ہیں۔ مختلف مسالک کی ہوں تو بات ذرا مختلف ہے لیکن اہلحدیث مسلک کی مسجدیں جہاں پانچ وقت اذان، باجماعت نماز اور خطبہ جمعہ بھی ہوتا ہے ایک ہی گلی یا محلے میں ہوں تو کیا نبی ﷺ کے دور میں اس طرح قریب قریب مساجد تھیں؟ یہاں یہ کہا جا سکتا ہے کہ اس وقت آبادی اس قدر زیادہ نہ تھی۔ لیکن کیا قرآن وحدیث میں ایک مسجد سے دوسری مسجد کے درمیان فاصلے کا تعین کیا گیا ہے؟

(6) نماز اول وقت پہ ادا کرنی ضروری ہے۔ (الحدیث) اب یہ بتائیے کہ ہر نماز میں اول وقت کی مقدار کتنی ہے؟ حدیث کے الفاظ پیش کیجئے۔

(7) آپ کی مسجد میں نماز مغرب کے بعد باقاعدہ درس ہوتا ہے۔ قریبی مسجد میں فجر کے بعد۔ آپ یہ فرمائیے تبلیغ یا درس کا طریقہ سنت کے مطابق کیا ہے؟ کس وقت دینا چاہیے۔ کیا نبی ﷺ روزانہ اس طرح درس دیتے تھے؟

(8) کسی مسجد میں خطبہ جمعہ آدھا گھنٹہ ہوتا ہے تو کسی میں ایک یا ڈیڑھ دو گھنٹے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب آپ یہ فرمایئے سنت کے مطابق اس کا وقت کتنا ہے؟ حدیث کے الفاظ ہونے چاہئیں۔ جب کہ حدیث مصطفیٰ ﷺ ہے۔ خطبہ لمبا اور نماز چھوٹی پڑھانے والا امام جاہل ہے اور نبی ﷺ نماز جمعہ کی پہلی رکعت میں فاتحہ کے بعد سورہ اعلیٰ اور دوسری میں سورۃ غاشیہ پڑھتے تھے۔ ان دونوں کے پڑھنے میں کتنا وقت لگتا ہے اور خطبہ کا وقت کتنا ہے۔ تعین کرلیں۔

(9) کیا نبی کریم ﷺ نے جہاد میں شب خون مارنے کا اصول' طریقہ بتایا ہے؟ حدیث کے الفاظ دکھایئے۔ جبکہ آج کل کشمیر میں اسی طریقے پر جنگ ہو رہی ہے۔ یا تو یہ طریقہ خود ساختہ اور غیر مسنون ہے یا حدیث کے الفاظ دکھایئے۔

(10) ہمارے ہاں بھینس کا گوشت اور دودھ عام استعمال ہوتا ہے کیا کسی حدیث میں یہ ذکر ہے کہ نبی ﷺ یا صحابہ رضی اللہ عنہم نے بھینس کا دودھ پیا ہو۔ اپنے اصول کے مطابق حدیث کے صرف الفاظ دکھایئے۔ ورنہ حرام کا فتویٰ دیں۔

محترم مولانا صاحب! اگر اس فہرست کو طویل کرنا چاہیں تو بے شمار اس طرح کے سوالات اکٹھے ہو جاتے ہیں اور اگر تفہیم کے لئے آپ لوگوں کے معیار پر عمل کیا جائے تو دین اسلام کا ایک بڑا حصہ ضائع ہو جاتا ہے۔ آپ چونکہ مسئلہ دعا میں فقط حدیث کے الفاظ طلب کر رہے ہو۔ لہذا یہ سوالات اور اس طرح کے بے شمار مسائل ثابت کرنے کے لئے صرف حدیث کے الفاظ ہی پیش کیجئے۔ ورنہ ان کی بھی تردید کر کے دین کے ایک بڑے حصے کا انکار کر دیجئے۔

الغرض ضعیف روایات سے استدلال جائز اور درست ہی نہیں بلکہ ناگزیر بھی ہے۔ یہ شجر ممنوعہ نہیں ہیں بلکہ ان کے بغیر تفہیم دین ناممکن ہے

انکار:- اسی اصول کے مطابق تو بریلوی حضرات اپنی بدعات قل' ساتے' ختم' میلاد بھی جائز قرار دے سکتے ہیں۔

اثبات:- لاحول ولاقوۃ! کہاں تذکرۂ حسن کعبہ اور کہاں تذکرہ بازارِ حسن۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یضل به کثیرا ویهدی به کثیرا -(القرآن) یعنی ہدایت کی مثالوں سے بہت سے لوگ ہدایت پاتے ہیں اور بہت سے غلط مطلب نکال کر گمراہ بھی ہو جاتے ہیں-- اوران بے چارے بریلویوں کا کیا ہے- یہ تو حجیت حدیث' فہم حدیث' اصول حدیث کے فنی سلفی اصولوں کی حدود و قیود سے خود کو آزاد سمجھتے ہیں- بلکہ مادر پدر آزاد ہیں اوران کی یہی آزادی ان کو صحیح حدیث کے مقابلے میں موضوع روایت کو بھی قبول کرنے پر آمادہ کرتی ہے- اوراس کی بے شمار مثالیں موجود ہیں- اسی لئے تو علماء حدیث فرماتے ہیں اگر موضوع ضعیف روایات بالکل نکال دی جائیں تو بریلوی مسلک ختم ہو جاتا ہے-

محترم مولانا! بریلوی حضرات تو اپنے ان اعمال کو خود بدعت تسلیم کرتے ہیں وہ الگ بات ہے بدعت حسنہ کہہ دیتے ہیں- اور دوسری بات یہ ہے کہ جس چیز کی کوئی اصل قرآن وسنت' دور صحابہؓ' تابعین' آئمہ دین سے ملتی ہی نہیں ہے- نہ ہی وہ تعاملِ امت ہے (یعنی پوری امت کا مسلسل چلا آنے والا عمل) تو وہ کس طرح ان مثالوں یا قدیم اصول سے درست ثابت ہوسکتا ہے؟ یہ ممکن ہی نہیں ہے-

انکار:- اگر تمہارے بیان کردہ اسی اصول کے مطابق نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنے کو جائز تسلیم کر بھی لوں تو پھر بات یہ ہے کہ یہ انفرادی تو ثابت ہو جاتی ہے لیکن اجتماعی دعا ثابت نہیں ہوتی-

دلائل اجتماعی دعا

اثبات:- محترم! نماز کے بعد دعا کی اہمیت وفضیلت اور دعا میں ہاتھ اٹھانے کی اہمیت وضرورت عاجز' مسکین نے قرآن وسنت کی روشنی میں ثابت کی ہے آپ نماز کے بعد دعا کا انکار کر رہے تھے دلائل سن کر نماز کے بعد دعا کی فضیلت آپ نے تسلیم کی- دعا میں ہاتھ اٹھانے کے انکاری تھے- دلائل سن کر آپ نے ہاتھ اٹھانے کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہمیت تسلیم کی۔ اسی طرح ضعیف روایات سے استدلال کا قدیم سلفی، فنی اصول بھی آپ نے تسلیم کر لیا ہے۔ لیکن اب اجتماعی دعا کی کسر باقی رہ گئی ہے۔ انشاء اللہ یہ بھی نکل جائے گی۔ کیونکہ دلائل کی قوت بہرحال اپنا آپ منواتی ہے اور قوی دلائل ایک ایسا جادو ہیں جو سر چڑھ کر بولتا ہے۔ میں پورے وثوق اور تیقن سے یہ بات کہہ سکتا ہوں کہ ان حقائق کو سن اور پڑھ لینے کے بعد بھی کوئی نماز کے بعد دعا کا منکر ہی رہے گا تو یہ صرف اور صرف اس کی ہٹ دھرمی، ضد اور انانیت کا مسئلہ ہوگا اور کچھ نہیں۔

اب چونکہ انفرادی دعا کے آپ قائل ہو چکے ہیں اور اجتماعی دعا پر اعتراض کر رہے ہیں تو اجتماعی دعا کی اہمیت اور فضیلت بھی نبی مکرم، ختم الرسل ﷺ کی زبان مبارک سے سن لیجئے۔

(1) حضرت حبیب بن مسلمہ فہری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے خود سنا۔ نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین سے فرمایا۔

لا یجتمع ملاء فید عو بعضهم ویومن سائرهم الا اجابهم الله ۔(رجالہ رجال صحیح) یہ حدیث بالکل صحیح ہے (مجمع الزوائد جلد ۱۰ صفحہ ۱۷۰)

﴿ترجمہ﴾ مسلمانوں کی اجتماعی دعا کا طریقہ یہ ہوگا کہ ایک آدمی دعا کریگا اور باقی تمام آمین کہیں گے۔ (جب ایسا اجتماعی عمل ہوگا) تو اللہ تعالیٰ دعا قبول فرما لیتے ہیں۔

(2) ایک دوسری روایت کے مطابق حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا۔

مارفع قوم اکفهم الی الله عزوجل یسئا لونه شیئا ان کان حقا علی الله ان یصنع فی ایدیهم الذی سالوا ۔(یہ حدیث بالکل صحیح ہے۔ (طبرانی مجمع الزوائد جلد ۱۰ صفحہ ۱۶۹)

﴿ترجمہ﴾ کوئی قوم جب اللہ عزوجل کے حضور ہاتھ اٹھا کر (اجتماعی) دعا کرتی ہے تو اللہ کریم پر فرض ہو جاتا ہے کہ جو چیز وہ مانگ رہے ہیں وہ ان اٹھے ہوئے ہاتھوں میں عطا کر دے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(3) اجتماعی دعا کی ایک تیسری دلیل بھی ملاحظہ فرمایئے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں (نبی ﷺ نے پانی کے لئے دعا کی)

فرفع رسول الله ﷺ یدعوا ورفع الناس ایدیهم مع رسول الله یدعون – (بخاری شریف ج اوّل صفحہ ۱۴۰)

﴿ترجمہ﴾ نبی کریم ﷺ نے ہاتھ اٹھا کر دعا شروع کی تو لوگوں نے (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے) بغیر کسی کے کہے خود بخود ہی نبی ﷺ کے ساتھ ہاتھ اٹھا کر دعا میں شرکت کی۔

(4) ایک حدیث مبارکہ مزید عرض کئے دیتا ہوں جو کہ اجتماعی دعا پر زبردست دلیل ہے ----- حضرت جعفر رضی اللہ عنہ حبشہ سے مدینہ منورہ دوسرے مسلمانوں کے ہمراہ وارد ہوئے اس وقت آنحضور ﷺ خیبر تشریف لے گئے تھے تو حضرت جعفر رضی اللہ عنہ بھی خیبر پہنچے اور نجاشی کا پیغام دیا اور دعائے مغفرت کی درخواست کی تو حضور ﷺ نے وضو فرمایا اور ہاتھ اٹھا کر دعا کی تو حضرات صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے بھی ساتھ ہی دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے اور نبی ﷺ کی دعا پر آمین بلند آواز سے کہا۔ (بحوالہ رحمت دارین ﷺ کے سوشیدائی۔ از طالب ہاشمی)

محترم مولانا صاحب! یہ احادیث اجتماعی دعا پر زبردست دلیل ہیں جن کا انکار کوئی بھی ذی شعور نہیں کرسکتا۔ اب اگر نماز کے بعد یا عام حالات کی تخصیص اس موقع پر کی جائے تو سوائے خود ساختہ تاویل کے اور کچھ نہیں کیونکہ فرمایا جارہا ہے کہ مسلمانوں کی اجتماعی دعا کا طریقہ یہ ہوگا ---- (الخ) اب یہ اجتماعی دعا کا خاص وقت یا موقع مختص نہیں کیا گیا وہ نماز کے بعد ہو یا عام حالات میں اسی طرح جب بھی کوئی قوم اللہ کے حضور ہاتھ اٹھائے گی ---- (الخ) یعنی فرد کا ہاتھ اٹھانا انفرادی عمل اور قوم کا ہاتھ اٹھانا اجتماعی عمل ہے۔ اب یہ اجتماعی عمل کسی وقت بھی یعنی نماز سے پہلے یا بعد کیا جائے۔ اس کی کوئی تخصیص نہیں ہے۔ اور ویسے بھی اگر یوں سمجھا جائے تو بہت بہتر ہے کہ یہ قوم کا اجتماعی عمل اگر اس وقت واقع ہو جس وقت کو نبی کریم ﷺ قبولیت کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وقت قرار دیں تو یقیناً **نُورٌ عَلٰی نُور** ہے۔

نبی ﷺ اور صحابہ رض کی نماز کے بعد اجتماعی دعا

اب آپ ذرا غور کریں تو مسئلہ بخوبی سمجھ آ جائے گا کہ نبی الرحمت ﷺ فرمائیں کہ نماز فرض کے بعد دعا کی قبولیت کا وقت ہے۔(ترمذی صفحہ ۱۸۸ جلد دوم۔۔۔ مشکوۃ جلد اول صفحہ ۲۰۵ مترجم)

تو کیا اس قبولیت والے وقت میں وہ خود دعا نہ مانگتے ہوں گے؟ یا صرف یہ تعلیم لوگوں کے لئے ہے جبکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔**لم تقولون مالا تفعلون** ۔(القرآن) کہ تم وہ بات کیوں کہتے ہو جس پر عمل نہیں کرتے۔۔محترم! یقیناً نبی کریم ﷺ اس وقت دعا مانگتے تھے جیسا کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ تو نماز سے سلام پھیرنے کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے تھے (یہ حدیث بالکل صحیح ہے)۔(تحفۃ الاحوذی شرح ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۴۵۔طبرانی ومجمع الزوائد جلد ۱۰ صفحہ ۱۶۹)

حدیث میں آتا ہے کہ۔**کان النبی صلی اللہ علیه وسلم اذا صلی صلوۃ اقبل علینا بوجهه** ۔(رواہ البخاری مشکوۃ باب الدعا فی التشہد حدیث نمبر ۲)

یعنی نبی کریم ﷺ نماز پڑھا لیتے تو چہرۂ انور نمازیوں کی طرف کر لیتے تھے۔

غور کیجئے۔مقتدیوں کا چہرہ امام کی طرف (یعنی صحابہ رضی اللہ عنہم کا نبی ﷺ کی طرف) اور امام کا مقتدیوں کی طرف (یعنی نبی ﷺ کا صحابہؓ کی طرف) امام نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے ہوں اور اس وقت کو قبولیت والا وقت بھی کہا گیا ہو۔تو کیا صحابہؓ صرف ہاتھ پہ ہاتھ دھرے نبی ﷺ کا چہرہ دیکھ رہے ہوتے تھے یا۔**فاستبقوا الخیرات** ۔(نیکیوں میں سبقت لے جاؤ) کا عملی نمونہ بن کر ہاتھ اٹھا کر ساتھ خود بھی قبولیت والے وقت میں شریک ہوتے ہوں گے یقیناً ہوتے ہوں گے بلکہ ہوتے تھے۔تبھی تو آج تک پوری امت اس عمل پر شروع سے کاربند رہی تھی اور اب آ کر کچھ لوگ بہک گئے ہیں تو ان کی قسمت!

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نماز وتر میں دعا کا طریقہ

محترم! میں پوچھتا ہوں کیا آفت آ گئی اگر یہ منظر کسی حدیث میں بصورت الفاظ نقل نہ ہو سکا۔ عقلی منطقی دلائل اور آثار و شواہد کے اعتبار سے تو پوری شان و شوکت کے ساتھ عملی طور پر یہ قائم و دائم رہا ہے اور ہے۔ اگر صرف الفاظ پہ ہی تمام مسائل کی حیثیت مسلمہ ہے تو نماز عشاء کے بعد وتروں میں اہلحدیث حضرات جو ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے ہیں یہ عمل اگرچہ کسی الفاظ کا محتاج نہیں ہے۔ لیکن اس کے متعلق تو کوئی ضعیف حدیث بھی نہیں ملتی۔ لیکن پھر بھی یہ عمل قنوت نازلہ سے محض استدلال کر کے جاری و ساری ہے اور اس پر بھی تعامل امت ایک زبردست دلیل ہے۔ (جبکہ حنفی حضرات رفع الیدین کر کے دوبارہ ہاتھ باندھ کر دعا کرتے ہیں) (قیام اللیل میں علامہ مروزی نے کئی صحابہ کا وتروں میں ہاتھ اٹھا کر قنوت پڑھنا نقل کیا ہے۔)

انکار:۔ میں تو وتروں میں ہاتھ اٹھا کر دعا نہیں کرتا بلکہ ہاتھ چھوڑ کر ہی دعا کرتا ہوں اور اگر رکوع سے پہلے دعا کروں تو ہاتھ باندھے ہوئے ہی کر لیتا ہوں۔

اثبات:۔ معذرت کے ساتھ آپ کے کرنے یا نہ کرنے سے کیا ہوتا ہے ضرورت تو ہے حدیث مصطفیٰ ﷺ کی۔ جیسے منکرین دعا بعد صلوٰۃ مکتوبہ کا مطالبہ ہے کہ ہم صرف اس صورت میں مانیں گے اگر حدیث کے الفاظ مل جائیں کہ نبی ﷺ نے نماز کے بعد صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی طرف منہ کیا ہو اور ہاتھ اٹھا کر اجتماعی دعا کی ہو۔ جب تک الفاظ نہ ملیں ہم تسلیم نہیں کریں گے۔۔۔ اب یہاں چونکہ اس صف میں آپ بھی شامل ہیں لہذا میں آپ سے یہ پوچھتا ہوں کہ آپ وتروں میں ہاتھ اٹھا کر دعا نہیں کرتے بلکہ ہاتھ باندھے ہی دعا کرتے ہیں تو کیا کسی ضعیف سے ضعیف روایت سے بھی یہ دلیل پیش کر سکتے ہیں کہ نبی ﷺ نے عشاء کے بعد وتروں کی دعا

☆ رکوع سے پہلے ہاتھ باندھ کر کی ہو یا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ رکوع کے بعد ہاتھ چھوڑ کر کی ہو یا

☆ ان دونوں صورتوں میں ہاتھ اٹھا کر کی ہو؟

آپ کے ہی مقرر کردہ معیار اور اصول کے مطابق مجھے صرف الفاظ سے غرض ہے ہاتھ چھوڑیں' باندھیں یا اٹھائیں صرف الفاظ پیش کریں اور یہ قیامت تک پیش نہیں کئے جاسکتے۔

انکار :- یہ بھلا کیا بات ہوئی - ایسے الفاظ تو بالکل نہیں ملتے لیکن چونکہ دعا مذکور ہے لہذا اس کا کوئی نہ کوئی طریقہ تو ہوگا میرے نزدیک ہاتھ چھوڑ کر دعا کرنا بہتر ہے میں کرلیتا ہوں۔ (یعنی وتروں میں)

اثبات :- بس محترم! بہت خوب - اللہ آپ کا بھلا کرے آپ نے تو سارا مسئلہ ہی خود سلجھا دیا ہے۔ جس طرح آپ فرماتے ہو کہ وتروں میں دعا کا طریقہ الفاظ میں نہیں ملتا - لہذا کوئی نہ کوئی طریقہ تو ہوگا' اسی طرح میں عاجز' فقیر' حقیر عرض کرتا ہوں کہ فرض نماز کے بعد دعا کی قبولیت کا وقت ہے۔ (الحدیث) اب اگر اس وقت صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ہاتھ اٹھانے کا منظر محض تحصیل حاصل کے طور پر الفاظ میں مذکور نہ ہوسکا تو کیا قیامت آگئی جو اسے بدعت اور نہ جانے کیا کچھ کہا جانے لگا - بلکہ حقیقت یہی ہے کہ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے بھی ہاتھ اٹھائے تھے تو اس قبولیت کے وقت میں نبی ﷺ کا بطور امام اور صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کا بطور مقتدی ایک ہی وقت میں ہاتھ اٹھانا - یہی اجتماعی دعا کی زبردست صورت اور دلیل ہے۔ اس بات کو عقل بھی قبول کرتی ہے۔

محترم! بدعت بدعت کی رٹ لگانے والوں نے نہ جانے دین اسلام کی کس خدمت کا بیڑہ اٹھا رکھا ہے - دعا جو عبادت کا مغز ہے---- دعا جو دراصل عبادت ہے ---- دعا جس کے نہ مانگنے سے اللہ تعالیٰ ناراض ہو جاتے ہیں---- دعا جو قرب الٰہی کا ذریعہ ---- دعا جو مومن کا زبردست ہتھیار ہے---- اللہ سے مانگنا اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صرف اللہ سے ہی مانگنا---- جو سب فرضوں سے بڑا فرض ہے- نہ معلوم کیوں اس سے روکا جا رہا ہے- اور ایک کہنے والے نے کہا تھا کہ اہلحدیث لوگوں کو قبروں' مزاروں' مردوں اور غیر اللہ سے مانگنے سے تو روکتے تھے- لیکن ایسی بادِ سموم چلی کہ اب یہ لوگوں کو اللہ سے مانگنے سے بھی روکنے لگے- (الامان والحفیظ)

دراصل یہ بھی شیطان کا ایک زبردست حربہ اور حملہ ہے کہ وہ نماز کے بعد لوگوں کو فوراً اٹھ جانے پر اکساتا ہے جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ''نماز کے بعد (جب تسبیحات' ذکر اذکار اور قبولیت دعا کا وقت ہوتا ہے تو) شیطان نمازی کے پاس آ کر اسے کوئی نہ کوئی (بھولے ہوئے یا) ناگزیر کام یاد دلا دیتا ہے تا کہ نمازی (نماز کے بعد ذکر اذکار' تسبیحات اور دعا وغیرہ سے) محروم رہ جائے- (نسائی جلد اول صفحہ ۱۵۸)

نماز کے بعد دعا نہ مانگنے کے نقصان دہ نتائج

اور اب تو ایسی غلط روایت چل نکلی ہے کہ لوگ سلام پھیرتے ہی بھاگ نکلتے ہیں- دعا نہ مانگنے کی عادتِ بد کے سبب ذکر اذکار تسبیحات سب چھوٹ گئیں--- ہاں چند مساجد جہاں اولیاء اللہ کی محنتوں کے اثرات ابھی تازہ ہے وہاں لوگ تسبیحات و اذکار کر لیتے ہیں جیسے ہمارے استادِ گرامی مفسر قرآن حضرت علامہ بشیر الرحمٰن سلفی رحمتہ اللہ علیہ کی مسجد عثمانیہ- حضرت مولانا حافظ خواجہ قاسم رحمتہ اللہ علیہ کی مسجد اقصیٰ (وغیرہ) لیکن جہاں جہاں مسلک اہلحدیث کو نظریاتی طور پر دو گروہوں میں تقسیم کرنے والوں کا اثر ہے- (جو اہل ظواہر کی امامت کر رہے ہیں)- وہاں وہاں ذکر اذکار اور نوافل وغیرہ کا رجحان ختم ہوتا جا رہا ہے- خرد کا نام جنوں- جنوں کا خرد رکھا جا رہا ہے- ہر چیز کی اقدار بدلی جا رہی ہے- محبوب سنت کو بدعت کہا جا رہا ہے-

بتائیے بھلا ان حالات میں اللہ کی رحمتوں کا نزول کیونکر ہو سکتا ہے؟ لوگوں نے قبولیت کے وقت میں اکٹھے ہو کر اللہ کے حضور سفارشات کا طریقہ اور سلسلہ ختم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر دیا تو نتیجتاً اللہ تعالیٰ نے بھی رحمتوں کا نزول روک لیا کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ہے۔ قرآن حکیم میں فرمایا۔

قل مایعبو بکم ربی لولا دعاؤکم ۔(الفرقان)

﴿ترجمہ﴾ میرے نبی ﷺ! ان سے کہہ دیجئے! اگر تم اپنے پروردگار سے (مانگنا) دعا کرنا چھوڑ دو گے تو وہ بھی تمہارا خیال رکھنا چھوڑ دے گا۔

مولانا سید داؤد غزنویؒ اور دعا

میں یہاں مولانا اسحاق بھٹی کی کتاب ''نقوش عظمت رفتہ'' کا ایک اقتباس بھی پیش خدمت کرتا ہوں۔ جو کہ انہوں نے آزادی وطن کے قائد' رفتار پر سیاست کے نباض' حضرت مولانا سید داؤد غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کی حیات طیبہ پر گفتگو کرتے ہوئے لکھا

''نماز میں انتہائی خشوع وخضوع کی کیفیت ان پر طاری ہو جاتی تھی ہر نماز کے بعد وظائف پڑھتے اور ہاتھ اٹھا کر لمبی دعا مانگتے تھے۔ نماز فجر' نماز مغرب اور نماز عشاء کے بعد بالخصوص وظائف کا یہ سلسلہ بہت طویل ہو جاتا تھا۔'' (صفحہ نمبر ۲۲ آخر)

آگے رقمطراز ہیں۔ (صفحہ نمبر ۲۳ ابتداء)

'' ننگے سر نماز پڑھنا اور نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا نہ مانگنا ان کے نزدیک نہایت ناپسندیدہ فعل تھا۔ کچھ آگے چل کر لکھتے ہیں۔ نہایت افسوس ہے کہ اب دعا ووظائف اور تصوف کی روایت جماعت اہل حدیث میں ختم ہو گئی ہے بلکہ میں نے سنا ہے کہ بعض برخود غلط لوگ اسے بدعت قرار دیتے ہیں۔ (انا للہ وانا الیہ راجعون)

بات یہ ہے کہ ہمارے پرانے عالموں اور بزرگوں کی حالت ایسی تھی کہ انہیں ہر وقت اللہ کی ضرورت رہتی تھی اور وہ اسی کے محتاج تھے ہر شے اسی سے مانگتے تھے اور ہر وقت مانگتے تھے۔ نماز کے بعد بھی اور دیگر اوقات میں بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

-ہاتھ اٹھا کر بھی اور بغیر ہاتھ اٹھائے بھی- وہ غریب تھے نادار تھے اور اللہ کی بارگاہ میں گڑگڑاتے تھے- دور حاضر کے عالموں کے پاس سب کچھ موجود ہے -زمینیں بھی' کاروبار بھی' کوٹھیاں بھی' موٹریں بھی' بڑی بڑی ملازمتیں بھی' ان کے بیٹے سمندر پار کی یونیورسٹیوں میں پڑھتے بھی ہیں اور کماتے بھی ہیں- رہی سہی کسر جہادوں نے پوری کر دی ہے- اب یہ کروڑوں میں کھیلتے اور اربوں کے خواب دیکھتے ہیں- انہیں کیا ضرورت ہے اللہ سے ہاتھ اٹھا کر مانگنے کی اور اس کے احسان مند ہونے کی- یہی وجہ ہے کہ ادھر سلام پھیرا اور اُدھر یہ کوتل گھوڑے کی طرح اچھل کر اٹھ کھڑے ہوئے-

ہاتھ اٹھا کر مانگنا تو رہا ایک طرف' گوناگوں مصروفیتوں کی بناء پر ان بے چاروں کے لئے نماز پڑھنا مشکل ہے- یہ تو ان کی بہت بڑی قربانی ہے کہ کسی نہ کسی طرح اپنی بے پناہ مصروفیات سے تھوڑا سا وقت نکال کر دو چار رکعت نماز پڑھ لیتے ہیں--اور نماز میں ہی ان کو کھڑکنے اور جسم کے مختلف حصوں پر ہاتھ پھیرنے کو وقت ملتا ہے اور یاد آتا ہے کہ "کھرک فی الصلوۃ" بھی ایک مسئلہ ہے جس پر عمل ہونا چاہیے-(صفحہ نمبر ۲۳-۲۴)"

محترم مولانا صاحب! آپ غور فرمائیں ہمارے بزرگ کس طرح دعا کے پابند تھے لیکن آج ہم انکار دعا کے فتنے کا شکار ہیں-(العیاذ باللہ)

مکمل گفتگو کے نتائج

میرے بھائی! اللہ آپ کا بھلا کرے- بات تو آپ کی واقعی سمجھ میں آرہی ہے- اس طرح تو یقیناً ہم سلفی نہج سے دور اور ایک نئے نظریئے ایک نئی سوچ سے قریب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تر ہو رہے ہیں۔ آپ کی حقیقت پسندانہ گفتگو نے تو میری آنکھیں کھول دی ہیں۔ حقیقت یہی ہے کہ صرف میں ہی نہیں میرے جیسے کتنے ہی لوگ جو درس وتدریس اور خطابت ووعظ سے وابستہ ہیں۔ موجودہ دور کے چند بڑے درجے کے علماء کے تقوے، سادگی صوفیانہ طرز عمل اور علمی گفتگو سے متاثر ہو کر حقیقی سلفی نہج سے دور ہو رہے ہیں اور نئے دور کی کوکھ سے جنم لینے والی نئی سوچ وفکر سے مغلوب ہو رہے ہیں۔ یقیناً یہ پرفتن دور کی فتنہ پرور کراماتیں ہیں۔ (العیاذ باللہ) میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ مجھ سے چھوٹے ہونے کے باوجود مجھے صحیح فکر سے روشناس کروا رہے ہیں۔ (جزاک اللہ خیر)

قارئین! اس مسئلے کے ضمن میں بعض معززین کی طرف سے کچھ سوال مزید اٹھائے جاتے ہیں۔ مثلاً

سوال :- نبی ﷺ کو جب کوئی شخص دعا کی درخواست کرتا تو آپ دعا مانگتے تھے۔ ورنہ نہیں۔ لہذا امام کو نماز کے بعد اگر کوئی مقتدی کہے تو امام دعا مانگ سکتا ہے ورنہ نہیں۔

جواب :- سب سے پہلی بات یہ ہے کہ جس چیز کے آپ قائل ہیں اس کی دلیل کسی حدیث سے دکھایئے۔ یعنی آپ نے فرمایا نماز کے بعد کوئی امام کو درخواست کرے تو امام دعا کر سکتا ہے ورنہ نہیں۔ آپ یہ ثابت کریں (اپنے ہی اصول کے مطابق) کہ نبی ﷺ نماز کے بعد صحابہؓ کی طرف رُخ انور کر کے بیٹھے تھے۔ تسبیحات واذکار سے قبل یا بعد کسی نے دعا کی درخواست کی اور نبی ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے مل کر دعا کی ہاتھ اٹھائے۔ آمین آمین کہا۔ حدیث کے الفاظ ہونے چاہیے۔ یا اس عمل کی اسی صورت میں اجازت ہونی چاہیے۔

آپ چونکہ اس کی دلیل ضعیف سے ضعیف روایت میں بھی نہیں دے سکتے۔ لہذا۔ نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر اجتماعی دعا نہ کرنے کا آپ کا موقف خود بخود باطل ہوا

دوسری بات یہ ہے کہ یہ سوال یا اعتراض ہی دراصل سطحی اور ظاہری سوچ کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوکھ سے پیدا ہوا ہے اور اس سوچ کے یہ گل کھلائے ہیں کہ لوگ اب نمازوں کے بعد ذکراذکار، تسبیحات اور نوافل کے تارک وسارق ہو رہے ہیں۔

آپ اس اعتراض پہ غور کریں کہ امام کو مقتدی اگر کہیں کہ امام صاحب ہم فلاں پریشانی کا شکار ہیں فلاں فلاں مصیبت آن پڑی ہے۔ فلاں آفت کا سامنا ہے یا بیماریاں پیچھا ہی نہیں چھوڑتیں۔ لہذا آپ ہمارے لئے دعا فرمائیں --- اور امام بے چارہ تنخواہ دار ملازم ہے وہ پابند ہے دعا کرے گا کہیں انتظامیہ ناراض نہ ہو جائے --- اور اگر امام صاحب کو خود کو کسی پریشانی یا بیماری کا سامنا ہے تو وہ کس سے کہے کہ میرے لئے دعا کرو؟ کیونکہ خود بخود اپنی پریشانی کے لئے بغیر کسی کے کہے ہاتھ اٹھائے گا تو انتظامیہ بدعت قرار دے دے گی اور وہ بے چارہ تنخواہ دار ملازم مارا جائے گا۔ یعنی اس بے چارے امام کو فقط امامت کے جرم میں یہ سزا ملی کہ وہ اجتماعیت اور قبولیت کے وقت سے محروم رہا۔

محترم! میں تو اپنے رب کا فقیر ہوں حقیر اور پُرتقصیر ہوں۔ عاجز مسکین اور بحرِعصیاں میں ڈوبا ہوا ہوں۔ اردگرد مسائل ہی مسائل نظر آرہے ہیں لہذا میں تو پیچھے کھڑا ہو کر نماز پڑھوں یا آگے۔ جماعت کے ساتھ یا انفرادی میں تو ضرور دعا کرتا ہوں قبولیت کے وقت سے فائدہ اٹھاتا ہوں۔ یہ پُرفتن دور ہے فتنوں سے بچنے کے لئے جب تک سانس میں سانس ہے انشاءاللہ یہ فقیر اپنے رب کے حضور جھولی پھیلاتا رہے گا۔ دامن وا کرتا رہے گا اور اجتماعی وانفرادی دعا کرتا رہے گا اور اس کی تبلیغ وتلقین بھی کرتا رہے گا۔

اس موقع پر میں استادِگرامی، مفسرِ قرآن، محققِ دوراں، ولی کامل حضرت علامہ بشیر الرحمٰن سلفی (رحمتہ اللہ علیہ) کی شہرہ آفاق کتاب ''روح عبادت الدعا'' کا ایک اقتباس آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں امید ہے بات کا رُخ نکھر آئے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"یہ دعا علماء کرام کی نیرنگئ عقل بوقلمونی فہم اور کوتاہ اندیشی ہوش و خرد ملاحظہ ہو کہ فرماتے ہیں۔ امام صرف اس وقت دعا کرے گا جب مقتدی اسے کسی چیز کی طرف متوجہ کریں گے۔ ورنہ وہ دعا کے لئے ہاتھ نہیں اٹھا سکتا گویا بے خبر رہنا حالات حاضرہ سے غافل اور احوال زمانہ سے تہی دامن ہونا ہی امام کی صلاحیت و شان ہے۔ اسے بتائے بغیر بالکل سمجھ نہیں ہونی چاہیے۔ مقتدیوں کو احوال زمانہ تو معلوم ہو مگر امام کا فہم و خرد صرف مسجد کی روٹیاں توڑنے تک محدود ہونا چاہیے۔

اُف! اے مدعیان علم! رعل وزکوان کے خلاف بددعا کے لئے کس نے نبی رحمت ﷺ کی توجہ مبذول کرائی تھی۔ کس نے کہا تھا کہ حضرتؐ! --- ان کیلئے بددعا کیجئے۔ ہاتھ اٹھایئے --- یا حالات کو خود ہی سمجھ لیا تھا امام کائنات علیہ السلام نے۔ اسی طرح حضرت خالد کے خلاف ایک آدمی کو قتل کرنے پہ ہاتھ اٹھا کر دعا کے لئے کس نے متوجہ کیا تھا؟ (بخاری شریف صفحہ ۹۳ جلد نمبر ۲)

ہمارے ہاں امام صاحب ہوش و خرد ہونا چاہیے اور ان غافلوں کے ہاں امام ہونا چاہیے۔ نرا بدھو اور عقل کا پیدل" (از صفحہ ۲۹-۳۰)

سوال :۔ لوگ تو نمازوں کے علاوہ اجتماعات و دروس اور جلسوں کے اختتام پہ بھی اجتماعی دعا کرتے ہیں جس کا کوئی ثبوت نہیں ملتا۔

جواب :۔ اس عمل پہ بھی اول تو احادیث مبارکہ دال ہیں۔ دوم تعامل امت زبردست دلیل ہے۔ سوم مزدوری (اُجرت) کام ختم کر کے ہی لی جاتی ہے اور اگر مزدور سے دوران ڈیوٹی کوئی غلطی کوتاہی دانستہ یا نادانستہ سرزد ہو جائے تو وہ اپنے مالک سے اس کی معذرت بھی کرتا ہے۔ بعینہٖ نمازوں میں سلام پھیر کر صدائے تکبیر مستانہ وار بلند کر کے تین دفعہ استغفر اللہ کہنا یہی معنیٰ رکھتا ہے کہ اے اللہ! میں نے پورے خلوص سے محنت کی ہے نماز پڑھی ہے کہیں کوئی کوتاہی غلطی ہو گئی ہو تو اس کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لئے میں استغفار کرتا ہوں اور پھر تسبیح وتقدیس تحمید وتہلیل کی مالا جپتے ہوئے ذکر اذکار کا ہدیہ پیش کر کے نمازی ہاتھ اُٹھا دیتا ہے۔ اے اللہ! میری اس معمولی حقیری محنت کو قبول فرمالے اور مجھے معاف فرما دے۔ یہ قبولیت کا وقت ہے اور وہ مانگتا چلا جاتا ہے۔۔ اس طرح نہ کرنے والے۔۔ اس طرح نہ مانگنے والے کا اپنا نصیب اپنی قسمت۔

اور یہی فلسفہ کارفرما ہے۔ اجتماعات و دروس کے اختتام پہ کفارہ مجلس کے کلمات کا۔ جو شخص مجلس کے اختتام پر یہ کلمات پڑھ لے گا مجلس کے دوران ہونیوالے دانستہ نادانستہ گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا۔ کلمات یہ ہیں۔

سبحانك اللهم وبحمدك اشهد ان لا اله الا انت استغفرك واتوب اليك۔ (جامع الترمذی جلد۲ صفحہ۱۸۱)

اجتماع، جلسہ اور درس وغیرہ کے اختتام پہ ہاتھ اٹھا کر کی جانے والی دعا کا ثبوت بھی حدیث مبارکہ میں ملتا ہے۔ ملاحظہ فرمایئے۔

نبی مکرم ﷺ نے فرمایا۔ جب کہیں خیر کی مجلس لگتی ہے تو آسمان سے فرشتے بھی آجاتے ہیں اور اس مجلس، اجتماع یا درس وغیرہ میں شامل ہوتے ہیں اور سماعت فرماتے ہیں مجلس اختتام پذیر ہوتی ہے تو ملائکہ بھی رب کائنات کے پاس لوٹ جاتے ہیں اور رپورٹ پیش کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ! فرشتو! تم نے وہاں کیا دیکھا؟

ملائکہ! اے اللہ کریم! اس مجلس میں تیرے بندے تیرا اور تیرے حبیب ﷺ کا تذکرہ کر رہے تھے قرآن وسنت کے مسائل بیان ہو رہے تھے۔ اصلاح وفلاح کی باتیں ہو رہی تھیں۔

اللہ کریم پوچھتے ہیں کچھ اور؟

فرشتے جواب دیتے ہیں۔ اے اللہ کریم! جب مجلس ختم ہوئی تو آپ کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بندے آپ سے جنت مانگ رہے تھے۔

اللہ کریم فرماتے ہیں۔ فرشتو! تم گواہ رہنا میں نے اپنے بندوں کو جنت عطا کی۔ اچھا تو میرے بندوں نے کچھ اور مانگا؟

اے اللہ کریم! وہ جہنم سے پناہ مانگ رہے تھے۔ فرشتے جواب دیتے ہیں۔ غفور الرحیم۔ داتا کریم ارشاد فرماتے ہیں۔ اے میرے فرشتو! گواہ رہنا میں نے اپنے ان بندوں کو جہنم سے پناہ دی۔ ساتھ ہی اللہ کریم پوچھتے ہیں۔ مزید کوئی بات؟ فرشتے کہتے ہیں۔ اللہ کریم! ایک آدمی بس یونہی گزرتا ہوا اس مجلس میں رک گیا تھا ایک کنارے پہ کھڑا سن رہا تھا۔ تو اللہ کریم فرماتے ہیں۔

فرشتو! گواہ رہنا۔ میں نے اپنے اس بندے کو بھی جو گزرتا ہوا مجلس میں رک گیا تھا اہل مجلس کی دعا میں شامل کر کے جنت کا مستحق قرار دے دیا ہے اور جہنم سے آزادی عطا کر دی ہے۔

اے اہل انصاف! ذرا غور فرماؤ اگر مجلس ختم ہوتے ہی بغیر دعا کے دوڑ لگا دی جائے۔ بن مانگے بھاگ جائیں تو کیا اپنی ہی بد نصیبی نہیں تو اور کیا ہے؟ اس واقعہ میں فرشتوں کا یہ کہنا کہ اے اللہ! تیرے بندے مجلس کے اختتام پر تجھ سے یہ یہ مانگ رہے تھے۔ اہل مجلس کے اجتماعی عمل یعنی اجتماعی دعا کا زبردست ثبوت نہیں تو اور کیا ہے۔

ایک دوسری حدیث میں ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

فلما كان رسول الله صلى الله عليه وسلم - يقوم من مجلس حتى يدعو بهولآء الدعوات لاصحابه -

﴿ترجمہ﴾ رسول اللہ ﷺ جب تک اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کیلئے دعا نہ کر لیتے اس وقت تک مجلس ختم کر کے اٹھتے نہ تھے۔ (ترمذی شریف بحوالہ مشکوۃ شریف جلد اول باب جامع الدعا فصل دوم)

امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن غریب کہا ہے۔ اور محدثین کے نزدیک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غریب حدیث اصول حدیث کی رو سے وہ ہوتی ہے جس کا راوی واحد ہو اور محدثین حدیث غریب کو بھی صحیح روایات میں شامل کرتے ہیں یعنی یہ بھی صحیح حدیث کے مختلف مراتب و درجات میں شامل ہے اس کی غرابت صحت کے منافی نہیں ہے۔

پس اس مختصر اور جامع گفتگو سے یہ ثابت ہوا کہ درس' جلسہ' اجتماع' اجلاس وغیرہ کے اختتام پہ بھی ہاتھ اٹھا کر اجتماعی دعا کرنا مستحسن عمل ہے۔۔جس کے آثار و شواہد سنت مصطفیٰ ﷺ سے ملتے ہیں۔

عاجز ضعیف نے اپنی ناقص گناہ گار عقل کے مطابق قرآن وسنت کی روشنی میں جو بہتر سمجھا عرض کر دیا۔۔۔۔ امید ہے اسے پڑھنے والے اے دوست!۔۔۔۔ تُو ضرور دعا مانگا کرے گا۔

سوال:۔ کیا دعا کے بعد ہاتھ منہ پر پھیرنا جائز ہے؟

جواب:۔ کچھ لوگوں نے کچھ عرصہ سے یہ مسئلہ بھی کھڑا کر رکھا ہے جو کہ سراسر نادانی ہے۔ حالانکہ دعا کے بعد ہاتھ چہرے پر ملنا عین فطری عمل اور نفسیاتی تسکین کا باعث ہے۔ اس ضمن میں ایک حدیث مبارکہ جو مشکوٰۃ کتاب الدعوات فصل دوم میں درج ہے اور عاجز راقم پیچھے عرض کر آیا ہے اور یہی حدیث حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے بلوغ المرام کے آخر پہ کتاب ''الجامع باب الذکر والدعآء'' میں الفاظ کے معمولی اختلاف سے یوں بیان کی ہے۔

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا مديديه فى الدعآء لم يردهما حتى يمسح بهما وجهه (آخرجہ الترمذی۔ ولہ شواهد منها حدیث ابن عباس عند ابی داؤد وغیرہ مجموعها یقتضی انہ حدیث حسن)

﴿ترجمہ﴾ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ جب بھی دعا کے لئے ہاتھ اٹھاتے تو (اختتام دعا پر) ہاتھ نیچے کرنے سے پہلے اپنے چہرے پہ ضرور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ملتے (پھیرتے) اس حدیث کے کئی ایک شواہد ہیں اس ضمن میں ایک حدیث ابوداؤد میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے اور ان شواہد کا مجموعہ تقاضا کرتا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے)

مولانا صفی الرحمٰن مبارکپوری اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں۔

''اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دعا مانگنے کے بعد اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے چہرے پر ملنا یا پھیر لینا چاہیے اس کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ دعا کے وقت اللہ کی جناب میں اٹھے ہوئے ہاتھ رحمت الٰہی سے لبریز ہو جاتے ہیں تو اس رحمت کو شکریہ کے ساتھ چہرے پہ مل لیا جاتا ہے۔'' (اتحاف الکرام شرح بلوغ المرام جلد دوم صفحہ ۳۷۹)

ایک دوسری روایت ہے کہ

سلوا اللہ ببطون اکفکم ولا تسئلوہ بظھورھا فاذا فرغتم فامسحوا بھا وجوھکم ۔ (ابوداؤد۔ مشکوۃ جلد اول کتاب الدعوات)

﴿ترجمہ﴾ اللہ تعالیٰ سے جب بھی مانگو (دعا کرو) تو ہاتھوں کے اندر کی جانب سے مانگو باہر کی جانب سے نہ مانگو اور جب دعا سے فارغ ہو جاؤ تو اپنے (دعا کے لئے اٹھے ہوئے) ہاتھوں کو اپنے چہرے پر مل لیا کرو۔

معلوم ہوا کہ دعا کے بعد ہاتھوں کا چہرے پہ ملنا۔ سنت مصطفی ﷺ ہے۔ (نیز دیکھئے اس کتاب کا صفحہ نمبر ۸۔۹ حدیث نمبر ۴۔۵)

(تَمَّت بِالْخَیر)

وَمَا تَوفِیقِی اِلّا بِاللہ

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنتَ السَّمِیعُ العَلِیم

وَتُبْ عَلَینَا اِنَّکَ اَنتَ التَّوَّابُ الرَّحِیمُ ٥

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

مصنف کی دیگر کتب

(طباعت کے مراحل میں)

خطبات سیرت
(پہلا ایڈیشن)

ملت اسلامیہ کا زوال
اسباب اور علاج
(پہلا ایڈیشن)

اختلافی مسائل اور قرآنی احکام
(پہلا ایڈیشن)

اساس طب
(پہلا ایڈیشن)

طبع شدہ کتب

فرنگی نبوت
قادیانیت اور ان کا طریقۂ واردات
(دوسرا ایڈیشن)

فرض نماز کے بعد
دعا کی اہمیت
(دوسرا ایڈیشن)

والی کتاب گھر
اردو بازار، گوجرانوالہ